



پندرہواں اجلاس

سرکاری رپورٹ

بلوچستان صوبائی اسمبلی کی کارروائی

اجلاس منعقدہ ۱۱ فروری ۱۹۹۹ء بمطابق ۱۳ شوال ۱۴۱۹ ہجری بروز جمعرات

صفحہ نمبر	مندرجات	نمبر شمار
۵	آغاز کارروائی تلاوت قرآن پاک و ترجمہ	۱
۶	وقفہ سوالات -	۲
۲۹	رخصت ملی درخواستیں -	۳
۳۰	زیر آور -	۴
۳۵	قرارداد نمبر ۶۳ -	۵
۴۲	قرارداد نمبر ۶۵	۶

بلوچستان صوبائی اسمبلی

بلوچستان صوبائی اسمبلی کا پندرہواں اجلاس مورخہ ۱۱ فروری ۱۹۹۹ء بمطابق ۱۳ شوال ۱۴۱۹ھ (بروز جمعرات) بوقت صبح ۱۱ بجکر ۵۰ منٹ پر (قبل دوپہر) زیر صدارت جناب میر عبد الباقی خان اسپیکر بلوچستان صوبائی اسمبلی ہال کونسل میں منعقد ہوا۔

جناب اسپیکر: السلام علیکم

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ

از

مولانا عبدالستین انخوندزادہ

أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

إِنَّ الَّذِينَ قَالُوا رَبَّنَا اللَّهُ ثُمَّ اسْتَفَامُوا فَلَاحْوَفٌ عَلَيْهِمْ
وَلَاهُمْ يَخْزَنُونَ هـ أُولَئِكَ أَصْحَابُ الْجَنَّةِ خَالِدِينَ فِيهَا
جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ هـ وَمَا عَلَيْنَا إِلَّا الْبَلَاغُ

ترجمہ :- بے شک جن لوگوں نے کہا کہ ہمارا رب اللہ ہی ہے۔ اور ہم اسی کے بندے ہیں۔ اور پھر وہ اس پر مستقیم رہے۔ تو انہیں کوئی خوف و خطر نہیں۔ اور نہ ان کو رنج و غم ہوگا۔ وہ سب جنتی ہیں۔ اپنے انال کے بدلہ میں۔ وہ جنت ہی میں ہمیشہ رہیں گے۔

جناب اسپیکر: جزاک اللہ وقفہ سوالات سوال نمبر ۴۴۹ مسٹر عبدالرحیم مندوخیل صاحب کا ہے۔

۴۴۹X۔ جناب عبدالرحیم خان مندوخیل (بتوسط سردار غلام مصطفیٰ خان ترین):

کیا وزیر قانون و پارلیمانی امور ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ۲۳ فروری ۱۹۷۷ء تا ۱۳ اگست ۱۹۹۸ء کے دوران صوبائی حکومت کی

جانب سے صوبائی محکموں اور اس سے منسلک محکمہ جات / اداروں میں بھرتی پر پابندی عائد کی گئی تھی؟

(ب) اگر جز (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو ۲۳ فروری ۱۹۹۷ء سے تاحال محکمہ متعلقہ اور

اس سے منسلک محکمہ جات / اداروں میں بھرتی کئے گئے آفیسران / اہلکاران کے نام، ولدیت، گریڈ،

عہدہ، جائے تعیناتی، ضلع رہائش کیا ہے۔ نیز بھرتی کنندہ مجاز اتھارٹی کا نام و عہدہ بمعہ بھرتی قانون

و قواعد اور تشہیر کی تفصیل بھی دی جائے۔

بسم اللہ خان کا کڑ برائے وزیر قانون و پارلیمانی امور:

(الف) اس سوال کا تعلق محکمہ ہذا سے نہیں ہے۔ جو کہ اس بابت نہ تو پابندی لگانے کا اور نہ ہی کوئی حکم

صادر کرنے کا مجاز ہے۔ اس سلسلہ میں صحیح معلومات محکمہ ملازمت ہائے عمومی و نظم و نسق ہی بہتر طور پر

فراہم کر سکتا ہے۔

(ب) اس جز کا جواب (الف) سے مشروط ہے۔ جہاں تک محکمہ ہذا کا تعلق ہے محکمہ قانون نے

بلوچستان پبلک سروس کمیشن کی سفارش پر مورخہ ۱۳ اکتوبر ۱۹۹۸ء کو اسٹنٹ ڈسٹرکٹ اتارنی کی آٹھ

آسامیوں پر مندرجہ ذیل تقرریاں عمل میں لائیں۔

نمبر شمار نام ولدیت گریڈ عہدہ جائے تعیناتی ضلع رہائش

۱۔ مس فرحت شمیم سید محمد ظہیر ۱۷ اسٹنٹ ڈسٹرکٹ اتارنی کوئٹہ کوئٹہ

اتارنی

۲۔ محمد جعفر میر شیر محمد ۱۷ " کوئٹہ کوئٹہ

۳۔ اسد رشید ایم اے رشید ۱۷ " سبی سبی

۴۔ نصر اللہ خان خواجہ محمد خان ۱۷ " پیشین کوئٹہ

نمبر شمار نام ولدیت گریہ عہدہ جائے تعیناتی ضلع رہا ش
 ۵۔ محمد عثمان مراد علی ۱۷ اسٹنٹ ڈسٹرکٹ پنجگور خضدار

اثاری

- ۶۔ مشتاق احمد قاضی غلام رسول قاضی ۱۷ " زیارت قلات
 ۷۔ عبدالباقی حاجی شاہ محمد ۱۷ " چمن پشین
 ۸۔ شبیر احمد کھیران دوست محمد ۱۷ " خضدار لورالائی

سوال نمبر ۴۴۹ جناب عبدالرحیم خان مندوخیل ان کی جگہ پر کوئی on his behalf کہیں۔

سر دار غلام مصطفیٰ خان ترین: On his behalf۔

بسم اللہ خان کا کڑ (صوبائی وزیر پی ڈی اے اینڈ واسا): جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب اسپیکر: جواب پڑھا ہوا تصور کیا گیا اگر کوئی ضمنی سوال ہو۔

سر دار غلام مصطفیٰ خان ترین: جناب والا یہاں انہوں نے جواب دیا ہے جز (ب) کا جبکہ

ان سے سوال کیا گیا ہے کہ کیا صوبائی حکومت کی جانب سے صوبائی محکموں اور اس سے منسلک محکمہ

جات/ اداروں میں بھرتی پر پابندی عائد کی گئی تھی؟ لیکن انہوں نے جواب اس طرح دیا ہے کہ اس سے

ہمارا کوئی تعلق نہیں۔

بسم اللہ خان کا کڑ (وزیر): اس لئے کہ یہاں پر اگر آپ دیکھیں وہ ملازمتیں جو پبلک

سروس کمیشن کے through پر کی جاتی ہیں وہ پابندی کے زمرے نہیں آتے۔ پابندی ان پر ہوتی ہی

جوڈائریٹ ریکورڈ منس ہوتے ہیں۔ پبلک سروس کمیشن پر نہیں ہوتی اور جہاں تک محکمہ قانون کا تعلق

ہے محکمہ قانون خود کوئی آدمی تعین نہیں کرتا نہیں لگاتا ابھی تک وہ ڈپارٹمنٹ کا۔ اس لئے یہ کہا گیا ہے یہ

ان کا اس سے کوئی تعلق نہیں۔

جناب اسپیکر: صحیح ہے Any other question No question next

سردار غلام مصطفیٰ خان ترین: -Question No 492 on his behalf.

جناب اسپیکر: جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے کوئی ضمنی سوال کسی نے کرنا ہو۔ نہیں اگلا سوال بھی عبدالرحیم خان مندوخیل۔

سردار غلام مصطفیٰ خان ترین: سوال نمبر ۴۵۴ on his behalf۔

جناب اسپیکر: جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے کوئی ضمنی سوال ہو تو۔ نہیں ہے اگلا سوال بھی جناب عبدالرحیم خان۔

۴۴۹X۔ جناب عبدالرحیم خان مندوخیل (بتوسط سردار غلام مصطفیٰ خان ترین):

کیا وزیر قانون و پارلیمانی امور ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے۔

۱۴ اگست ۱۹۹۷ء سے تاحال محکمہ متعلقہ اور اس کے زیر انتظام منسلک محکمہ جات/ اداروں سے تبادلہ شدہ آفیسران/ الہکاران کے نام، عہدہ، گریڈ، مقام، تبادلہ و مقام تعیناتی، عہدہ اور ضلع رہائش کیا ہے۔ نیز مذکورہ تبادلہ شدہ آفیسران/ الہکاران اپنے سابقہ آسامیوں پر کتنے عرصے سے تعینات تھے۔ تفصیل دی جائے۔

بسم اللہ خان کا کڑ برائے وزیر قانون و پارلیمانی امور:

بہر محکمہ قانون کے زیر انتظام ۱۴ اگست ۱۹۹۷ء سے تاحال جو تبادلے عمل میں لائے گئے ہیں۔ ان کی تفصیل درج ذیل ہے۔

نمبر شمار	تبادلہ شدہ آفیسران کے نام	عہدہ	گریڈ	مقام تدار	مقام تعیناتی	ضلع رہائش	عرصہ تعیناتی سابقہ
۱۔	عجب خان ناصر	ڈسٹرکٹ اتارنی	B-18	کوئٹہ	مستونگ	لورالائی (ڈوکی)	۵ سال
۲۔	لیاقت علی کھوسو	"	"	مستونگ	اوستہ محمد	ڈیرہ اللہ یار	۹ سال
۳۔	محمد اشرف	"	"	لورالائی	کوئٹہ	کوئٹہ	ساتھ پانچ سال
۴۔	اللہ دوز قریشی	"	"	اوستہ محمد	کوئٹہ	اوستہ محمد	۹ سال
۵۔	عبدالخالق	"	"	ڈیرہ اللہ یار	سبی	ڈیرہ اللہ یار	۳ سال
۶۔	عبدالسلام	"	"	سبی	ڈیرہ اللہ یار	ڈیرہ اللہ یار	ڈیرہ سال
۷۔	محمد اقبال ریسانی	اسسٹنٹ ڈسٹرکٹ اتارنی	B-17	ہنگور	ترت	بھکی	۳ سال
۸۔	بیر احمد خان	ڈسٹرکٹ اتارنی	B-18	خضدار	لورالائی	کوئٹہ	۲ سال
۹۔	فرید اختر	"	"	کوئٹہ	خضدار	لسیلہ	ڈیرہ سال

نمبر شمار نام، ولدیت گریڈ/عہدہ جائے تعیناتی ضلع رہائش مجازاتھارٹی تسمیہ/تاریخ

۴۔ بشارت مسیح ولد عشر مسیح " " ڈسٹرکٹ جیل " " " " " "

ژوب

۵۔ اکرم مسیح ولد کلاں مسیح " " لورالائی " " " "

مندرجہ بالا بھرتیاں مجازاتھارٹی کی منظوری کے بعد عمل میں لائی گئیں

جناب اسپیکر: اگلا سوال۔

X ۳۸۶ جناب عبدالرحیم خان مندوخیل:

کیا وزیر جیل خانہ جات ازراہ کرم مطلع فرمائیں گی کہ:

۱۳/ اگست ۱۹۹۷ء سے تاحال محکمہ متعلقہ اور اس کے زیر انتظام منسلک محکمہ جات/ اداروں

سے تبادلہ شدہ آفیسران/ اہلکاران اپنے سابقہ آسامیوں پر کتنے عرصے سے تعینات تھے۔ تفصیل دی

جائے۔

وزیر جیل خانہ جات:

۱۳/ اگست ۱۹۹۷ء سے تاحال محکمہ جیل خانہ سے کل ۹۶ افراد کو تبدیل کیا گیا ہے جن کے

نام، عہدہ، گریڈ، مقام تبادلہ و مقام تعیناتی، اور ضلع رہائش نیز مذکورہ تبادلہ شدہ آفیسران/ اہلکاران اپنے

سابقہ عہدہ پر کتنے عرصے سے تعینات تمام کی تفصیل آ خر پر منسلک ہے۔

X ۵۷۷ ڈاکٹر تارا چند:

کیا وزیر جیل خانہ جات ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ:

(الف) صوبے میں کل کتنی جیلیں ہیں۔ ان میں کس قدر قیدیوں کو رکھنے کی گنجائش ہے۔ قیدیوں کو

سہولتوں کی فراہمی کے لئے سال ۹۹-۱۹۹۸ء کے بجٹ میں کل کس قدر رقم مختص ہے۔ نیز خواتین

قیدیوں کے رکھنے کے لئے کون کون سے اقدامات کئے گئے ہیں۔ تفصیل دی جائے۔

(ب) صوبہ کی جیلوں میں قیدیوں کو باعزت زندگی گزارنے کے لئے جیلوں میں کون سے ہنر

سکھائے جا رہے ہیں۔

(ج) کیا یہ درست ہے کہ کوئٹہ جیل میں ایک دکان ہے جو اپنی اشیاء قیدیوں اور ان کے درخواہ کو منگنے والوں کو فروخت کرتی ہے۔ اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت اس کا تدارک کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر جیل خانہ جات: (جواب موصول نہیں ہوا)

جناب اسپیکر: Next question Dr. Tara Chand.

ڈاکٹر تارا چند: سوال نمبر ۵۷۔

میر عبدالغفور کلمتی: جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب اسپیکر: جواب آیا ہی نہیں..... سیکریٹری صاحب کچھ جوابات صبح پہنچے تھے اس کا جواب نہیں آیا۔ نہیں آیا کیوں نہیں آیا پوچھنا پڑے گا۔ وزیر صاحب ارشاد فرمائیں گے کہ کیوں جواب نہیں آیا۔ جیل خانہ جات کے وزیر کون ہیں۔

میر عبدالغفور کلمتی: جناب اسپیکر میرے پاس جواب پہنچ گیا معلوم نہیں کہ اسپیکر کو انہوں نے جواب کیوں نہیں بھیجا ہے۔

جناب اسپیکر: ہمارے پاس ہاؤس میں نہیں پہنچا۔

عبدالغفور کلمتی: جناب میرے پاس تو پہنچ گیا ہے۔

جناب اسپیکر: ہمارے پاس تین دن قبل آنا چاہئے نہیں آیا۔ میں عرض کرتا ہوں آج صبح دو تین سوالات کے جواب آئے ہیں وہ محکمہ ہیلتھ کے ہیں۔ اس سے پہلے بھی آپ صاحبان سے گزارش کی تھی اور جناب وزیر اعلیٰ سے بھی عرض کیا تھا کہ مہربانی کر کے کم از کم جو سوالات ہوتے ہیں ممبر حضرات کی طرف سے ان کے جوابات آنے چاہئیں جبکہ ہم پورے اپنے قواعد کے تحت آپ کو بھیجتے ہیں اور وہ عرصہ جو پندرہ دن کا وقت دیتے ہیں آپ کو لیٹ بھی کرتے ہیں پھر بھی جواب نہیں آتے ہیں۔ تو نہ ممبر قصور وار ہے اور نہ ہی یہ اسپیکر قصور وار ہے کون قصور وار ہے؟

عبدالغفور کلمتی: جناب اس دفعہ ہمیں موقع دیں انشاء اللہ آئندہ وقت پر جوابات بھیج دیں گے۔

جناب اسپیکر: اس پر میں نے ایک لمبا چوڑا خط بھی سب کو لکھا ہے۔ پھر اس طرح اس کو ڈیفرفرہد کرتے ہیں۔ اگلا سوال عبدالرحیم خان مندوخیل۔
X ۴۶۹ جناب عبدالرحیم مندوخیل: (۳۱ دسمبر ۱۹۸۷ء کو مؤخر ہوا)۔
کیا وزیر صحت ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ۲۳ فروری ۱۹۷۷ء تا ۱۳ اگست ۱۹۹۸ء کے دوران صوبائی حکومت کی جانب سے صوبائی محکموں اور اس سے منسلک محکمہ جات/ اداروں میں بھرتی پر پابندی عائد کی گئی تھی؟
(ب) اگر جزی (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو ۲۳ فروری ۱۹۹۷ء سے تاحال محکمہ متعلقہ اور اس سے منسلک محکمہ جات/ اداروں میں بھرتی کئے گئے آفیسران/ اہلکاران کے نام ولدیت، گریڈ، عہدہ، جائے تعیناتی ضلع رہائش کیا ہے۔ نیز بھرتی کنندہ مجاز ۱۹۸۱ء کا نام و عہدہ بمعہ بھرتی قانون و قواعد اور تشییر کی تفصیل بھی دی جائے۔

وڈیرہ عبدالخالق وزیر صحت: (جواب موصول نہیں ہوا)۔
سردار غلام مصطفیٰ خان ترین: On his behalf 469۔
جناب اسپیکر: اس کا جواب آیا ہے۔
سردار غلام مصطفیٰ خان ترین: نہیں جی اس کا بھی جواب نہیں آیا۔

وڈیرہ عبدالخالق (وزیر صحت): ۱۵ تاریخ کے اجلاس میں تمام کے جوابات دے دیئے۔
جناب اسپیکر: اس کا جواب نہیں آیا میں آپ سے کس طرح گزارش کروں کہ کیوں نہیں آیا۔
وڈیرہ عبدالخالق (وزیر صحت): جناب ہمارے محکمہ کے سیکریٹری اسلام آباد گئے تھے پانچ چھ دن وہاں ان کی میٹنگ تھی اور وہ لوگ دیر سے آئیں گے اس لئے یہ جوابات لیٹ ہوئے۔

Mr. Speaker: Shall Obligated if you please note it, Leader of

the House I request him.

میر جان محمد خان جمالی (قائد ایوان): جناب اسپیکر آپ کی بات درست ہے کچھ سرکاری جوابات موصول ہوئے ہیں لیکن ان کو تین دن پہلے ہونا چاہئے تھا اس سلسلے میں on behalf of Treasury Banches میں معذرت خواہ ہوں جوابات لیٹ آرہے ہیں یہ ایوان کا تقدس رکھنا ہم لوگوں کا فریضہ ہے۔ انشاء اللہ ۱۵ تاریخ کو ان کے جواب دیں گے وڈیرہ صاحب ۱۵ تاریخ کو آپ یہاں ہوں گے کیونکہ ۱۵ کو وڈیرہ والوں کی پارٹی کی میٹنگ ہے۔

جناب اسپیکر: Thank you very much deferred موخر کر دیا گیا۔ اگلا سوال

سر در محمد اختر مینگل۔

ڈاکٹر تارا چند: On his behalf۔

جناب اسپیکر: اس کا جواب آچکا ہے اور جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے کوئی ضمنی سوال ہو تو

فرمائیں۔

ڈاکٹر تارا چند: جواب نہیں آیا ہے۔

جناب اسپیکر: جواب آچکا ہے آج صبح یہ پھر میں ٹریڈری ٹیچر کی توجہ مبذول کر رہا ہوں کہ آج

کے دن جواب آنا ہم پابند نہیں تھے اسٹاف پابند نہیں ہے کہ آج اس کو میز پر رکھتا کیونکہ ہمیں تین دن

قبل نہیں ملا مگر پھر بھی ہم نے کہا کہ رکھ دیں مہربانی کر کے آئندہ خیال کیجئے گا۔ next

question Dr. Tara Chand.

X ۵۴۱ سر در محمد اختر مینگل: (۳۱ دسمبر کو مؤخر ہوا)۔

کیا وزیر صحت ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سال ۱۹۷۷ء میں ایک مراسلہ نمبر ۷۴/۷۱-۸-So-11 Health

مورخہ ۲۳ اگست ۱۹۷۷ء کے تحت سرکاری ہسپتالوں میں مریضوں سے مختلف مدت میں فیسوں کی

شکل میں آمدہ آمدنی میں سے ضمنی مراعات کے طور پر ڈاکٹروں/نیشنل اسٹاف/نرسنگ و دیگر عملہ کا

بالترتیب مختلف تناسب سے حصہ مقرر کر دیا گیا تھا؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ۱۹۹۶ء میں مریضوں کے فیسوں کی شرح میں اضافہ کے باوجود مذکورہ حصہ بالکل بند کر دیا گیا ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ مورخہ ۲۸ جولائی ۱۹۹۶ء کو ایڈیشنل سیکریٹری ہیلتھ کی سربراہی میں تشکیل شدہ ایک کمیٹی نے ڈاکٹروں ٹیکنیکل نرسنگ اسٹاف اور دیگر عملہ کی حوصلہ افزائی اور ادارہ کی کارکردگی کو مزید فعال بنانے کے پیش نظر نہ صرف یہ حصہ بحال کرنے بلکہ مریضوں سے وصول ہونے والے فیسوں میں اضافہ کی شرح کے تناسب سے بڑھانے کی سفارشات بھی کی تھیں؟

(د) اگر جز (الف) تا (ج) کا جواب اثبات میں ہے۔ تو ڈاکٹروں و نرسنگ اسٹاف اور دیگر عملہ کا مذکورہ حصہ تاحال بحال نہ ہونے کی کیا وجوہات ہیں۔ نیز کیا حکومت یہ مراعات بحال کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ اگر نہیں تو وجہ بتلائی جائے۔

وڈیرہ عبدالحق (وزیر صحت): (جواب ایوان کی میز پر رکھ دیا ہے)۔

X ۵۳۳ ڈاکٹر تارا چند: (۳۱ دسمبر ۹۸ء کو مؤخر ہوا)۔

کیا وزیر صحت ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ:

اگست ۱۹۹۸ء سے اب تک کتنے ڈی۔ ایچ۔ او کو کہاں کہاں تعینات کیا گیا ہے۔ نیز تعیناتی

سے قبل وہ کس گریڈ پر کام کر رہے تھے۔ تفصیل فراہم کی جائے۔

وڈیرہ عبدالحق (وزیر صحت)

مذکورہ مدت کے دوران جو ضلعی ہیلتھ آفیسران تبدیل کئے گئے ان کی تفصیل بمعہ جملہ مطلوبہ

معلومات درج ذیل ہیں۔

تعمیراتی سے قبل عہدہ اور گریڈ

B-17 میڈیکل آفیسر

B-17 میڈیکل آفیسر

B-17 میڈیکل آفیسر

O.S.D. افسر کا خاص

تائب ضلعی ناظم صحت کچی

B-18 ماہر امراض چشم

B-17 میڈیکل آفیسر

O.S.D. افسر کا خاص

ایم ایس بی B-19 احکام مطلق تا حکم جاتی

تاریخ تبادلہ

۲۰-۸-۹۸ B-19

۲۵-۸-۹۸ B-19

۲۸-۸-۹۹ B-19

۲۸-۸-۹۸ B-19

۱-۹-۹۸ B-19

۸-۹-۹۸ B-19

۲۳-۹-۹۸ B-19

۲۸-۱۰-۹۸ B-19

۲۶-۱۰-۹۸ B-19

عہدہ

ضلعی ناظم صحت ذریعہ اللہ یار

ضلعی ناظم صحت خاران

ضلعی ناظم صحت محل گسی

ضلعی ناظم صحت ذریعہ کئی

قائم مقام ضلعی ناظم صحت کچی

ضلعی ناظم صحت ڈروپ

ضلعی ناظم صحت آواران

ضلعی ناظم صحت کوہلو

ضلعی ناظم صحت بی

گریڈ

B-18

B-18

B-18

B-18

B-18

B-18

B-18

B-19

B-19

نام

ڈاکٹر جمال الدین جمالی

ڈاکٹر خان محمد

ڈاکٹر محمد حسن لاشاری

ڈاکٹر محمد حسین کئی

ڈاکٹر جمیل بلوچ

ڈاکٹر شکور عالم

ڈاکٹر اسید علی حسن

ڈاکٹر محمد اسلم بلوچ

ڈاکٹر عبدالسلام برند

نمبر شمارہ

۱

۲

۳

۴

۵

۶

۷

۸

۹

ڈاکٹر تارا چند: ۵۳۳۔

جناب اسپیکر: جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ Any supplementary۔

ڈاکٹر تارا چند: جناب اسپیکر یہ سوال پہلے بھی ہم نے کیا تھا جواب دیا گیا دوبارہ اسی سوال کا جواب دیا گیا ہے۔

جناب اسپیکر: کب جواب دیا گیا تھا۔

ڈاکٹر تارا چند: last session میں ہم نے سوال کیا تھا۔

جناب اسپیکر: یہ سوال اس وقت موخر ہوا تھا۔ پلیسنری کوئی نہیں Next question

- again Dr. Tara Chand

X ۵۳۷۔ ڈاکٹر تارا چند: (۳۱ دسمبر ۹۸ء کو موخر ہوا)۔

کیا وزیر صحت ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ:

(الف) کونڈ میں کواری روڈ پر قائم چلڈرن ہسپتال کی تعمیر کب مکمل ہوگئی اور اس میں طبی عملے کی

تقرری کے لئے کیا طریقہ کار اختیار کیا جائے گا؟

(ب) مذکورہ بالا زیر تعمیر چلڈرن ہسپتال کی تعمیر پر کل کتنی رقم خرچ ہو چکی ہے۔ نیز ملکی وغیر ملکی فراہم

کردہ فنڈز کی علیحدہ علیحدہ تفصیلات بھی دی جائیں۔

وزیر صحت: جواب ایوان کی میز پر رکھ دیا ہے۔ (تاہم رپورٹرز کو فراہم نہیں کیا گیا)

ڈاکٹر تارا چند: ۵۳۷۔

جناب اسپیکر: اس کا جواب بھی آج صبح آیا ہے۔ اور آپ صاحبان کے میز پر رکھ دیا گیا ہے اس

سلسلے میں اگر کوئی ضمنی سوال ہو۔

X ۵۳۷۔ ڈاکٹر تارا چند: جناب یہ تو ہمیں ابھی ملا ہم اس پر کیا ضمنی کریں۔

جناب اسپیکر: آپ کی بات درست ہے آج ان کو نہیں آنا چاہئے تھا بلکہ اس کو پہلے آنا چاہئے تھا

تاکہ آپ اس کو ملاحظہ کرتے ضمنی سوالات بنائیں جس طرح چیف منسٹر صاحب نے ارشاد فرمایا کہ وہ

آئندہ احتیاط کریں۔

X ۲۸۰ ڈاکٹر تارا چند:

کیا وزیر صحت ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے۔

(الف) سنڈیمن صوبائی ہسپتال میں بستروں کی کل وارڈ وار تعداد اور ادویات کے لئے سال ۹۹-۱۹۹۸ء کے سالانہ بجٹ کی تفصیل دی جائے۔

(ب) سول ہسپتال کوئٹہ میں اس وقت کون کون سی جدید مشینری کس حال میں موجود ہیں۔ نیز کیا حکومت مزید مشینری منگوانے کا ارادہ رکھتی ہے۔ اگر جواب اثبات میں ہے تو قسم مشینری اور عوام کو ان کے فوائد کی تفصیل دی جائے۔

(ج) گزشتہ سال ۹۸-۱۹۹۷ء کے دوران اندرون و بیرون صوبہ سے سول ہسپتال کوئٹہ میں آنے والے مریضوں کی تعداد اور فی مریض پر خرچ شدہ رقم کی تفصیل دی جائے۔

وزیر صحت: جواب ایوان کی میز پر رکھ دیا ہے۔ لاہور میں ملاحظہ فرمائیں۔

جناب اسپیکر: جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے کوئی ضمنی سوال۔

ڈاکٹر تارا چند: جواب موصول نہیں ہوا۔

جناب اسپیکر: جواب آچکا ہے رکھ دیا گیا ہے۔ - Thank you very much.

سوال نمبر ۲۸: جناب عبدالرحیم خان مندوخیل ممبر صوبائی اسمبلی بلوچستان ۱۳ اگست ۱۹۹۷ء تا حال وزیر اعلیٰ سیکرٹریٹ اور اس کے زیر انتظام محکمہ جات/ اداروں سے تبادلہ شدہ افسران الیکار ان کے نام عہدہ کریڈٹ، مقام تبادلہ و مقام تعیناتی، عہدہ اور ضلع رٹس کیا ہے۔ نیز تبادلہ شدہ افسران/ الیکار ان اپنی سابقہ آسامیوں پر کتنے عرصے تعینات تھے تفصیل دی جائے۔

جواب: ۱۳ اگست تا حال محکمہ جیل خانہ جات میں تبدیل کردہ افسران/ الیکار ان کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

عرصہ تعیناتی	رہائش/ ضلع	مقام تعیناتی	مقام تبادلہ	گریڈ	عہدہ	نمبر شمار
۲۹-۹۷ تا ۱۶-۷۷	کوئٹہ	ڈسٹرکٹ جیل کوئٹہ	سینٹرل جیل مستونگ	۱۷	ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ	۱۔ شجاع الدین
۲۸-۸-۹۷ تا ۱۳-۷۷	پشین	سینٹرل جیل مستونگ	ڈسٹرکٹ جیل کوئٹہ	ایضاً	ایضاً	۲۔ ضیاء اللہ
۱۵-۸-۹۷ تا ۱۹۹۶ء	مستونگ	ڈسٹرکٹ جیل تربت	ڈسٹرکٹ جیل اورالائی	ایضاً	ایضاً	۳۔ محمد عظیم
۷-۱۰-۹۷ تا ۲۳-۹-۹۷	کوئٹہ	سینٹرل جیل چچہ	سینٹرل جیل چچہ	ایضاً	ایضاً	۴۔ غلام تقی
۲۰-۱۰-۹۷ تا ۱۶-۱۲-۹۷	مستونگ	ڈسٹرکٹ جیل اورالائی	سینٹرل جیل چچہ	ایضاً	ایضاً	۵۔ شیر زمان
ذرائع آزر کینسل کیا تھا۔	-	سینٹرل جیل چچہ	سول ہسپتال کوئٹہ	ایضاً	سینڈیکل آفیسر	۶۔ عزیز بروج
۲-۱۰-۹۷ تا ۲-۹۸	-	ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ڈیرہ بگٹی	سینٹرل جیل چچہ	ایضاً	ایضاً	۷۔ نیاز احمد گپٹی

۸-۹-۹۸ تا ۱۳-۶-۹۵	عرصہ تعیناتی	مقام اشعل	مقام تعیناتی	مقام تبادلہ	گریڈ	پرینڈنٹ جیل	نمبر شمار نام
۸-۵-۹۸ تا ۲۳-۵-۹۷	لورالائی	کوئٹہ	ذینکرک جیل کوئٹہ	ذینکرک جیل کوئٹہ	۱۸	ایضاً	عبدالصمد
۲۶-۶-۹۸ تا ۲۸-۸-۹۵	کوئٹہ	مستونگ	ضلعی جیل سبیلہ	ضلعی جیل سبیلہ	۱۳	ایضاً	محمد شفیع
۹-۹-۹۸ تا ۲۰-۲-۹۵	لورالائی	کوئٹہ	ضلعی جیل سبیلہ	ضلعی جیل سبیلہ	ایضاً	ایضاً	محمد آصف بٹ
۹-۹-۹۸ تا ۵-۲-۹۳	کوئٹہ	مستونگ	ضلعی جیل سبیلہ	ضلعی جیل سبیلہ	ایضاً	ایضاً	سکندر
۲۹-۹-۹۸ تا ۱۲-۳-۹۷	مسلم باغ	کوئٹہ	ضلعی جیل کوئٹہ	ضلعی جیل کوئٹہ	ایضاً	ایضاً	طارق محمود
۲۹-۹-۹۸ تا ۶-۱۰-۹۷	خانوزئی	مسلم باغ	ضلعی جیل کوئٹہ	ضلعی جیل کوئٹہ	ایضاً	ایضاً	عبدالہادی
۲۵-۳-۹۸ تا ۱۵-۵-۹۷	لورالائی	کوئٹہ	ضلعی جیل سبیلہ	ضلعی جیل سبیلہ	۷	سینئر کلرک	محمد قاسم
۲۲-۶-۹۸ تا ۱۲-۳-۹۷	کلی مروت	کوئٹہ	ضلعی جیل سبیلہ	ضلعی جیل سبیلہ	ایضاً	ایضاً	عبدالرشید

نمبر شمار نام	مقام تاملہ	مقام تعیناتی	رہائش اضلع	عرصہ تعیناتی
۱۸۔ سحیح اللہ	ضلعی جیل سیلہ	سینٹرل جیل پچھ	کوئٹہ	۲۲۔۶۔۹۸ تا ۱۲۔۳۔۹۷
۱۹۔ حبیب اللہ	ضلعی جیل ژوب	دفتر انسپکٹر جنرل جیل	پشین	۸۔۷۔۹۸ تا ۸۔۳۔۹۷
۲۰۔ آرزو خان	دفتر انسپکٹر جنرل	خانہ جات	لورالائی	۸۔۷۔۹۸
۲۱۔ نصیب اللہ	جیل خانہ جات	دفتر انسپکٹر جنرل جیل	کوئٹہ	۲۳۔۹۔۹۸ تا ۱۳۔۱۲۔۹۳
۲۲۔ حسین گل	دفتر انسپکٹر جنرل	خانہ جات	ٹانک	۲۳۔۹۔۹۸ تا ۲۶۔۲۔۹۳
۲۳۔ دواد خان	جیل خانہ جات	سینٹرل جیل خضدار	خضدار	-
۲۴۔ حبیب الرحمن	سینٹرل جیل مستونگ	سب جیل مسلم باغ	مسلم باغ	-

عمدہ

سینٹر کلرک

جوئے کلرک

گریڈ

۷

۵

ایضا

ایضا

ایضا

ایضا

ایضا

ایضا

وارڈر

ایضا

ایضا

ایضا

عرصہ تعیناتی	مقام تعیناتی	رہائشی/ضلع	مقام تعیناتی	مقام تبادلہ	گریڈ	عمیدہ	نمبر شمار نام
-	-	لورالائی	سینئرل چیل مستونگ	سب چیل مسلم باغ	ایضاً	ایضاً	۲۵۔ شیرعل
-	-	-	ڈسٹرکٹ چیل کوئٹہ	سینئرل چیل پچھ	۵	جوڑ کلرک	۲۶۔ فیاض حسین
-	-	-	ضلعی چیل تربت	ضلعی چیل کوئٹہ	یضا	ایضاً	۲۷۔ محمود نواز
-	-	مستونگ	ضلعی چیل کوئٹہ	سینئرل چیل مستونگ	ایضاً	ایضاً	۲۸۔ بہرام خان
-	-	لورالائی	ضلعی چیل لورالائی	ضلعی چیل کوئٹہ	ایضاً	ایضاً	۲۹۔ عبدالصمد
-	-	مستونگ	سینئرل چیل مستونگ	ایضاً	ایضاً	ایضاً	۳۰۔ جمالیہ گنیر خان
-	-	جھل گسی	ضلعی چیل کوئٹہ	سینئرل چیل مستونگ	ایضاً	ایضاً	۳۱۔ الہی بخش
-	-	کوئٹہ	ایضاً	ایکٹریٹ چیل خانہ جات	۷	پیرو وارڈر	۳۲۔ خداکیاد
-	-	آزاد کشمیر	سینئرل چیل پچھ	ضلعی چیل کوئٹہ	ایضاً	ایضاً	۳۳۔ محمود رزاق
-	-	کی	ضلعی چیل کی	ایضاً	۵	وارڈر	۳۴۔ خیر اللہ

عرصہ قلعینائی

رہائش اضلع

مقام قلعینائی

مقام جاملہ

گریم

عہدہ

نمبر شمارہ ۳۴

چکلاک

دفتر انسپکشن جنرل

ایضاً

ایضاً

ایضاً

۳۵۔ عبدالباقی

جیل خانہ جات

ایضاً

ایضاً

ایضاً

۳۶۔ محمد زوق

آزاد کشمیر

ضلع جیل کونہ

ایضاً

۷

ہینڈ وارڈر

۳۷۔

نورالائی

ضلع جیل کونہ

۵

۵

وارڈر

۳۸۔ عبدالغاق

چکلاک

سینٹرل جیل چھ

ایضاً

ایضاً

ایضاً

۳۹۔ عبدالغاق

ضلع جیل تریبٹ

خانہ جات

۵

وارڈر

۴۰۔ ملک خان

ضلع جیل ڈیرہ اسماعیل خان۔ ایم جمال

سینٹرل جیل چھ

۵

وارڈر

۴۱۔ کامران احمد

ضلع جیل تریبٹ

ضلع جیل ٹروپ

ایضاً

ایضاً

۴۲۔ محمد حسین

ضلع جیل ٹروپ

ضلع جیل تریبٹ

ایضاً

ایضاً

۴۳۔ شیر محمد

سینٹرل جیل مستونگ

ضلع جیل تریبٹ

ایضاً

ایضاً

۴۴۔

ضلع جیل ٹروپ

ضلع جیل نورالائی

ایضاً

ایضاً

۴۵۔

عرصہ تعیناتی	مقام تعیناتی	مقام تبادلہ	گریڈ	مقدمہ	نمبر شمار نام
	رہائش/ضلع	مقام تبادلہ	گریڈ	مقدمہ	۴۳۔ شمس الدین
	لورالائی	ضلعی جیل ڈوب	ایضاً	ایضاً	۴۵۔ محمودین
	ایضاً	ضلعی جیل کوئٹہ	ایضاً	ایضاً	۴۶۔ نذر خان
	لورالائی	ضلعی جیل لورالائی	۲۵	وارڈر	۴۷۔ عبدالرشید
	کوئٹہ	سینئرل جیل پچھ	ایضاً	ایضاً	۴۸۔ داد محمد
	پشین	ضلعی جیل تربت	ایضاً	ایضاً	۴۹۔ محمد ہاشم
	-	ضلعی جیل کوئٹہ	ایضاً	ایضاً	۵۰۔ سجاد حسین
	پنجاب	سینئرل جیل مستونگ	ایضاً	ایضاً	۵۱۔ حیات اللہ
	-	ضلعی جیل بیلہ	ایضاً	ایضاً	۵۲۔ نصیر احمد
	-	ضلعی جیل تربت	ایضاً	ایضاً	۵۳۔ احمد خان
	-	ضلعی جیل بیلہ	ایضاً	ایضاً	۵۴۔ محمد امین
	-	ایضاً	ایضاً	ایضاً	

نمبر شمار نام	۵۵۔ احمد خان	۵۶۔ قاضی عبدالقادر	۵۷۔ عبدالرشید	۵۸۔ قادر جان	۵۹۔ اظہر محمد	۶۰۔ غلام حسین	۶۱۔ عبدالواضع	۶۲۔ عبدالرشید	۶۳۔ کریم داد	۶۴۔ لیاقت علی	۶۵۔ ظہور احمد
عمرہ	ایضاً	ایضاً	دارڈ	ایضاً	ایضاً	ایضاً	ایضاً	ایضاً	ایضاً	ایضاً	ایضاً
گریڈ	ایضاً	ایضاً	۵	ایضاً	ایضاً	ایضاً	ایضاً	ایضاً	ایضاً	ایضاً	ایضاً
مقام تبادلہ	ضلعی جیل بیلہ	ایضاً	ضلعی جیل کوئٹہ	ضلعی جیل کوئٹہ	ضلعی جیل اورالائی	سینٹرل جیل چھ	ضلعی جیل اورالائی	ضلعی جیل سبی	سینٹرل جیل چھ	ضلعی جیل کوئٹہ	سینٹرل جیل چھ
مقام تعیناتی	سینٹرل جیل چھ	ایضاً	دفتر اسپیکر جرنل جیل خانہ کوئٹہ	ضلعی جیل اورالائی	ضلعی جیل کوئٹہ	ضلعی جیل اورالائی	سینٹرل جیل چھ	سینٹرل جیل خضدار	ضلعی جیل کوئٹہ	سینٹرل جیل چھ	ضلعی جیل ڈیرہ مراد جمالی -
عرصہ تعیناتی	رہائش / ضلع		لورالائی	لورالائی	لورالائی	ایضاً	سبی	چھ	کوئٹہ		

عرصہ تعیناتی

رہائش اضلع

مقام تعیناتی

مقام تبادلہ

گھر ٹیڈ

کوئٹہ

ضلعی جیل کوئٹہ

سینٹرل جیل خضدار

ایضاً

مستونگ

دفتر انسپکٹر جنرل چیلجانہ

ضلعی جیل کوئٹہ

ایضاً

ٹروپ

سینٹرل جیل پھچھ

ضلعی جیل ڈروپ

وارڈر

ایضاً

ضلعی جیل کوئٹہ

ضلعی جیل ڈروپ

ایضاً

ایضاً

ایضاً

ایضاً

ایضاً

ایضاً

ایضاً

ایضاً

ایضاً

کوئٹہ

ایضاً

ضلعی جیل ڈیرہ مراد جمالی

ایضاً

نمبر شمار نام

۶۶۔ غلام رسول

۶۷۔ بہرام خان

۶۸۔ جمعہ

۶۹۔ عبدالکریم

۷۰۔ عبدالقیوم

۷۱۔ تقویر خان

۷۲۔ عمر دین

۷۳۔ محمد جان

۷۴۔ سلطان محمد

۷۵۔ محمد شریف

۷۶۔ غلام سرد

عرصہ تعیناتی	رہائش / ضلع	مقام تعیناتی	مقام تبادلہ	گریڈ	مہدہ	نمبر شمار نام
	کوئٹہ	سینئرل جیل چھ	ضلعی جیل کوئٹہ	ایضاً	ایضاً	۷۷۔ عید اللہ
	لورالائی	ضلعی جیل لورالائی	سینئرل جیل چھ	ایضاً	ایضاً	۷۸۔ عبدالغنی
	لورالائی	سینئرل جیل چھ	ضلعی جیل لورالائی	۵	وارڈ	۷۹۔ محمد عثمان
	چھ	ایضاً	سینئرل جیل خضدار	ایضاً	ایضاً	۸۰۔ عزیز احمد
	کوئٹہ	ضلعی جیل کوئٹہ	سینئرل جیل چھ	ایضاً	ایضاً	۸۱۔ صاحب خان
	-	سینئرل جیل مستونگ	ضلعی جیل یلہ	ایضاً	ایضاً	۸۲۔ محمد اسلم
	لورالائی	ضلعی جیل لورالائی	سینئرل جیل چھ	ایضاً	ایضاً	۸۳۔ محمد عثمان
	ایضاً	سینئرل جیل چھ	ضلعی جیل لورالائی	ایضاً	ایضاً	۸۴۔ بارگھو
	-	ضلعی جیل یلہ	ضلعی جیل تربت	ایضاً	ایضاً	۸۵۔ گہور خان
	کوئٹہ	سینئرل جیل چھ	ایضاً	۶	کیا ڈور	۸۶۔ منور علی
	کوئٹہ	ایچ ٹو سنٹر	ضلعی جیل کوئٹہ	۵	وارڈ	۸۷۔ جمو خان

عرصہ تعیناتی	رہائش اضلع	مقام تعیناتی	مقام تبادلہ	گریڈ	پر شذوذت جیل	ایضاً	سعد اللہ
	ترت	ضلعی جیل سبیلہ	ضلعی جیل تربت	ایضاً	ایضاً	ایضاً	۸۸۔ ذوالقرنین
	مستونگ	انج ٹومسٹر	سینٹرل جیل مستونگ	ایضاً	ایضاً	ایضاً	۸۹۔ دوست محمد
	لورالائی	ضلعی جیل لورالائی	سینٹرل جیل چھ	۵	وارڈ	باز محمد	۹۰۔
	لورالائی	ایضاً	ضلعی جیل کوئٹہ	ایضاً	ایضاً	نذر محمد	۹۱۔
	لورالائی	ضلعی جیل ڈیرہ مراد جمالی کبی	سینٹرل جیل خضدار	ایضاً	ایضاً	امام بخش	۹۲۔
	چکوال	ضلعی جیل کوئٹہ	ضلعی جیل لورالائی	ایضاً	ایضاً	محمد دین	۹۳۔
	چھ	ضلعی جیل ڈیرہ مراد جمالی کوئٹہ	ضلعی جیل کوئٹہ	ایضاً	ایضاً	محمد نواز	۹۴۔
۱۱۔۱۔۹۹ تا ۸۔۶۔۹۶	چھ	ضلعی جیل کوئٹہ	سینٹرل جیل خضدار	ایضاً	ایضاً	غلام حسین شاہ	۹۵۔
	چھ	سینٹرل جیل کوئٹہ	سینٹرل جیل چھ	۱۴	اسسٹنٹ	غلام مصطفیٰ	۹۶۔
۱۱۔۱۔۹۹ تا ۶۔۱۔۹۷	چھ	سینٹرل جیل چھ	ضلعی جیل کوئٹہ	ایضاً	ایضاً		۹۷۔

جناب اسپیکر: یہ بھی جواب آج پہنچا ہے۔

سردار غلام مصطفیٰ خان ترین: جناب والا اس کے جواب میں یہ کہا گیا ہے کہ وہاں کلی روغانی کاریز کے غیر حاضر آفسر کے بارے میں تحقیقات کر رہی ہیں اس تحقیقات کے بارے میں ہمیں بتا دیں گے یا نہیں۔

وڈیرہ عبدالحق (وزیر صحت): پہلے میرے علم میں نہیں تھا نہ کہ وہاں کے ڈی ایچ او نے اور نہ ہی کسی معزز دوست نے مجھے بتایا۔ ابھی جو آپ نے میرے علم میں لائی تو انشاء اللہ میں تحقیقات کر کے رپورٹ آپ کو بنا دوں گا۔

سردار غلام مصطفیٰ خان ترین: جناب اسپیکر ایک اور ضمنی سوال ہے۔ کیا وزیر صاحب یہ بتا سکیں گے کہ عرصہ دو سال سے وزیر صاحب یا ان کے سیکریٹری اہلیتھ نے یہاں کا کوئی دورہ کیا ہے۔

وڈیرہ عبدالحق (وزیر صحت): جناب پچھلے سال وہاں کا دورہ کیا تھا لیکن اس سال ابھی تک دورہ نہیں کیا اور انشاء اللہ تعالیٰ ابھی دورہ بھی کریں گے اس کا جائزہ بھی لیں گے۔

سردار غلام مصطفیٰ خان ترین: ایک اور ضمنی سوال ہے جناب والا کچھ دن پہلے آپ کے ڈی ایچ او صاحب ہوئے تھے وہاں نہ آپ کا ڈاکٹر اور نہ ہی دوسرا عملہ موجود تھا آیا ڈی ایچ او نے آپ کو رپورٹ دی ہے یا نہیں۔

وڈیرہ عبدالحق (وزیر صحت): میں نے ڈی ایچ او سے رپورٹ مانگی ہے لیکن ابھی تک مجھے موصول نہیں ہوئی ہے میں نے لکھا ہے ڈی ایچ او رپورٹ بھیج دیں گے۔

جناب اسپیکر: جواب آچکا ہے۔ رکھ دیا گیا ہے۔ آچکا ہے Thank you very much تو question hours over اب next item on agenda سیکریٹری صاحب اگر رخصت کی درخواست اگر کوئی ہو تو پڑھ دیجئے۔

(رخصت کی درخواستیں)

سیکریٹری اسمبلی: جناب عبدالرحیم خان مندوخیل نے آج سے ۱۸ فروری تک کے اجلاس سے

رخصت کی درخواست کی ہے۔

جناب اسپیکر: سوال یہ ہے کہ آیا رخصت کی درخواست منظور کی جائے (رخصت منظور کی گئی)۔
سیکرٹری اسمبلی: حاجی بہرام خان اچکزئی چمن کے دورے پر تشریف لے گئے ہیں اس لئے وہ آج کے اجلاس میں شریک نہیں ہو سکیں گے۔

جناب اسپیکر: سوال یہ ہے کہ آیا رخصت کی درخواست منظور کی جائے (رخصت منظور کی گئی)۔
سیکرٹری اسمبلی: میر محمد اسلم بلیدی صاحب تربت کے دورے پر گئے ہیں اس لئے وہ موجودہ پورے اجلاس میں شریک نہیں ہو سکتے۔

جناب اسپیکر: ملک محمد سرور خان کا کڑ صاحب کوئٹہ سے باہر ہے اس لئے وہ آج کے اجلاس میں شریک نہیں ہو سکتے۔

جناب اسپیکر: سوال یہ ہے کہ آیا رخصت کی درخواست منظور کی جائے (رخصت منظور کی گئی)۔
سیکرٹری اسمبلی: میر جام علی اکبر صاحب نے اطلاع دی ہے کہ وہ سرکاری مصروفیات کی بنا پر موجودہ پورے اجلاس میں شرکت نہیں کر سکتے۔

جناب اسپیکر: سوال یہ ہے کہ آیا رخصت کی درخواست منظور کی جائے (رخصت منظور کی گئی)۔
جناب اسپیکر: زیر آور۔

سردار غلام مصطفیٰ خان ترین: مہربانی جناب اسپیکر صاحب۔ آج میں زیر آور میں وزیر اعلیٰ کی توجہ اس طرف مبذول کراؤں گا کہ یہاں وزیر اعلیٰ کو معلوم ہے کہ آج کل زمینداروں کے جو مسئلے روز بروز بڑھ رہے ہیں اس میں ایک خاص مسئلہ جو کھاد کا ہے۔ جناب والا یہاں تو کھاد زمینداروں کو صحیح معنوں میں نہیں مل رہی ہے آج وزیر زراعت بھی نہیں ہے۔ جناب والا یہ گورنمنٹ کی جو کھاد وہاں رعایت پر دی جاتی ہے زرعی محکمے وہ کسی زمیندار کو نہیں دے رہا ہے اور وہ دکانوں میں فروخت ہو رہا ہے وہاں کے آفیسرز جناب والا آپ خود اس کی انکوائری کریں میرے خیال میں کسی بھی ضلع میں آج تک کسی آفیسر نے زمینداروں کو کھاد نہیں دی وہاں انہوں نے اپنی دکانیں کھول رکھی ہیں اور

دکانداروں کو فروخت کیا جا رہا ہے لوگوں سے پیسے لئے جا رہے ہیں، جناب والا ان کے ساتھ یہ قلم ہو رہا ہے۔ چمن میں زراعت کہاں ہے آپ وزیر اعلیٰ صاحب دورہ کریں۔ مولوی امیر زمان صاحب خود دورہ کریں چمن میں زراعت نہیں ہے لیکن کسٹم سے روزانہ کتنی گاڑیاں چمن جا رہی ہیں وجہ کیا ہے وجہ صرف یہ ہے کہ جناب والا یہ سارا بارڈر پار ہو رہی ہیں اور یہاں ہمارے زمیندار کو کچھ نہیں مل رہا ہے۔ کھاد بڑھ رہی ہے اس کی قیمت بھی بڑھ رہی ہے اس لئے کہ یہ دوسرے ممالک کو جا رہی ہے۔

جناب والا یہ ایران سے جو کھاد آ رہی ہے وہ سستی مل رہی ہے یہی وجہ ہے کہ اس وقت کے سیزن میں دکاندار اپنی مرضی سے اس کو دیتے ہیں۔ اور جس ریٹ پر ہو لیکن زمیندار مجبور ہے تو جناب والا اسی طرح یہ جو آج کل روزانہ ٹرکیں گندم ہو، آٹا ہو چاہے کھاد ہو یہ روز بروز ٹرکیں زیادہ ہوتے جا رہے ہیں اس کے باوجود کہ ہم لوگ اسمبلی میں چیخ رہے ہیں کہ اس پر پابندیاں لگائی جائیں ہم لوگوں کی سمجھ میں نہیں آتا ہے کہ وجہ کیا ہے وہ لوگ اتنا زور آور ہیں اور دوسرا مسئلہ یہ ہے کہ وہ لوگ اتنے ہی چالاک بن گئے کہ ایک اس کو راہداری ملتا ہے وہ ایک راہداری پر دس ٹرک پاس کر لیتے ہیں تو یہ مسئلہ ہیں جناب والا اس کو کنٹرول کیا جائے کھاد کے اور دوسرے مسائل بار بار لوگ اسمبلی میں چیخ رہے ہیں لیکن اس پر کوئی عمل درآمد نہیں ہوتا۔ شکر یہ!

میر عبدالکریم نوشیروانی (وزیر): جناب اسپیکر میں چونکہ زراعت کا مسئلہ ہے زراعت کا وزیر میر اساتھی ہے اسلم بلیڈی صاحب وہ گورنمنٹ پر تنقید کر رہے ہیں وہ سب سے پہلے اپنے ذیل سے جا کر آپ رابطہ کریں.....

جناب اسپیکر: نہیں آپ کو فلور تو نہیں دیا گیا آپ خود بخود بولنا شروع کر دیتے ہیں اب تک فلور نہیں دیا ہے آپ بیٹھے۔

حاجی علی محمد نوتیزئی: جناب اسپیکر صاحب میں جناب وزیر اعلیٰ کی توجہ اپنے ضلع کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں جناب اسپیکر صاحب جناب وزیر اعظم اور حکومت بلوچستان نے ہمارے ڈسٹرکٹ میں دس کروڑ کے زرعی پمپنگ کا اعلان کیا کیا اب ہمیں یہ پتہ نہیں ہے کہ یہ ایم این اے کو

دیئے ہیں یا ایم این اے کے ذریعے بانٹ رہے ہیں ابھی کل میں نے سنا انہوں نے ایک میٹنگ رکھی ہے اور اپنے بندے اس میں ڈالے ہیں اور ایک آدی کو ۱۵ ٹیوب ویل اور دس ہزار گھنٹے انہوں نے دیئے ہیں وہ اعلان ہوا ہے اس جگہ کے لئے جہاں کے لوگ اس ایٹی دھماکے سے متاثر ہوئے ہیں اور ان کو کوئی آج تک نہیں پوچھتا کہ آپ کہاں کے ہیں فوج نے انہیں وہاں سے نکالا ابھی یہ چاہئے کہ پہلے ان لوگوں کو جو وہاں متاثر ہوئے ہیں ان کی آبادی کے لئے ان کو آباد کریں ابھی انہوں نے یہ گھنٹے ایسے لوگوں کو دیئے ہیں اور بلڈوزر بھی ہمارے علاقے میں نہیں ہیں یہ ٹریکٹر ہاورز میں تبدیل کئے ہیں اور یہ پیسے میرے خیال میں بندر بانٹ ہو گئے میری گزارش ہوگی وزیر اعلیٰ صاحب سے کہ آپ برائے مہربانی خود ایک کمیٹی بنائیں وہاں بھیجیں ہمارے علاقے میں جو لوگ متاثر ہوئے ہیں جو حق دار ہے ان کو دیا جائے بڑی مہربانی۔

ڈاکٹر تارا چند: جناب اسپیکر صاحب مہربانی جب سے ہم رکن اسمبلی منتخب ہوئے ہیں تقریباً دو سال کا عرصہ ہونے والا ہے سنتے آرہے ہیں کہ کویت فنڈ کے ذریعے بلوچستان کے دیہاتوں کو بجلی مہیا کی جائے گی۔ ایم پی اے صاحبان کے ریکمینڈیشن سے تو یہ دو سال سے سنتے آرہے ہیں وزیر اعلیٰ صاحب بھی بیٹھے ہیں تو یہ ابھی معلوم کرنا ہے کہ آیا کیا وجہ ہے کہ ابھی ان پر کوئی عمل درآمد نہیں ہو رہا ہے جب کہ ہم نے ریکمینڈیشن بھی دی ہوئی ہے تمام ایم پی اے صاحبان نے یا پھر یہ سارے بجلی کے کنکشن بسم اللہ خان کا کڑ اور ہمارے مولانا امیر زمان صاحبان کے گاؤں میں چلے گئے ہیں جیسے وہ ۸۶ کروڑ روپے کے وہ روڈ کے ٹھیکے ہیں۔

جناب اسپیکر: شکر یہ جی۔ جی جناب وزیر اعلیٰ صاحب لیڈر آف دی ہاؤس۔
میر جان محمد خان جمالی (قائد ایوان): جناب اسپیکر اجازت ہو۔ سب سے پہلا نقطہ ہمارے محترم دوست سردار مصطفیٰ خان ترین نے اٹھایا تھا فریٹلائزر کا یہ بڑا ایک انٹرسیٹنگ چیز ہے جناب اسپیکر کہ ہو کیا رہا ہے اسلام آباد سے کچھ اجازت نامے دیئے جاتے ہیں افغان نیشنلز کو ریٹ لے جانے کے لئے فریٹلائزر لے جانے کے لئے اسی طرح چینی، گھی جو ضروریات زندگی ہے ہوتا کیا

ہے کہ ان میں سے بہت سے اجازت نامے اسلام آباد میں ہی بک جاتے ہیں۔ افغان نیشنلز اور حکومت پاکستان کے ساتھ یہ طے ہے پارٹیز کیا کرتی ہیں جو خریدنے والی ہیں بہت دفعہ نہ وہ گندم کراچی سے اٹھاتی ہے یا جہاں ان کو اتھورائزڈ پوز ہیں ان کے لئے وہ آکر ہماری مارکیٹیں خالی کر کے چلے جاتے ہیں بلوچستان کے یہ فریلائزر کی قیمت میں اس وقت میں صحیح تو نہیں بتا سکتا بہت فرق ہے منافع بہت ہے پاکستان اور افغانستان کے ریٹ میں تو یہ ایک کاروبار چل پڑا ہے اور اس وقت ترین صاحب صحیح کہہ رہے ہیں کہ یہ سارا۔ سارا تو نہیں کافی حد تک جاتا ہے ان کا یہ نقطہ کہ وزارت زراعت کے افسر ملوث ہیں اس فلور آف دی ہاؤس پر ہم اکثر زمیندار طبقہ ہے ادھری میں اعلان کرتا ہوں ایک کمیٹی نیو سٹیک پیکنگ انکوآری ٹیم اس میں صوبائی وزیر زراعت کے علاوہ اسم اللہ خان کو اپنا حکومتی طرف سے شامل کرتا ہوں اور زراعت پیشہ ہیں میرا خیال ہے حفیظ لونی صاحب بھی ہیں تو انشاء اللہ اگلے اجلاس میں وہ تحقیقات کی رپورٹ آپ کے سامنے رکھ دیں گے اور جو اہلکار اس میں ملوث پائے ان کے خلاف ایکشن لیں گے اور یہاں بھی کہتا جاؤں کہ پھر جس کے خلاف ایکشن ہوگا اس کی سفارش نہ میں کروں گا نہ آپ کریں گے کہ بحال ہو جائے کیونکہ انکوآری ہم نے کرنی ہے رپورٹ ایوان میں دیں گے پھر وہ ایوان میں زیر بحث آئے گی ایک تو یہ تھا دوسرا علی محمد تیزی کی صاحب نے ۱۰ کروڑ روپے جو خصوصی بیکنج چاغی کے لئے انٹرنیشنلی بین الاقوامی طور پر چاغی کا اعلان ہو گیا ہے جہاں ایٹمی دھماکہ کیا۔ پہاڑی کی ایک طرف چاغی میں ہے دوسری طرف خاران میں ہے یہاں بھی میرے عبدالکریم کے ساتھ قدرتی زیادتی ہو گئی ہے تو یہ خصوصی طور پر اسی علاقے کے لئے انوس کیا گیا تھا جہاں لوگ ڈس پلیس ہو رہے تھے وفاقی حکومت کے وہ پیسے ہیں اور انہوں نے اپنے ایم این اے کی ڈیوٹی لگائی ہے کہ یہ اخراجات کریں اس کے باوجود وزیراعظم سیکریٹریٹ کو مطلع کر دیا گیا ہے کہ جی اس طرح ڈسٹری بیوشن پر صوبائی حکومت کا بھی اختیار ہونا چاہئے کہ اس پر مانیٹر کر سکیں اور چیک کر سکیں اور کچھ اور بھی عوامی نمائندے اس میں شامل کر سکیں اور کچھ اور بھی قبائلی نمائندے شامل کر سکیں اور جو ڈس پلیس لوگ ہیں وہاں شامل کریں۔ اس سلسلے میں اسلام آباد میں میٹنگ ہو گئی ہے۔ آج جب میں نے بات کی تو

حسب پبلیسرہ بیننگ میں تھے کل تک ہتا دیا جائے گا کہ یہ کیسا ہوگا لیکن میں ذاتی طور پر رضہ و رچا ہوں گا کہ علاقے کا جو ایم پی اے ہے اس کو بھی اس کمٹی میں ہونا چاہئے اور اسی پر میں زور دیتا ہوں گا۔ تیسری بات کویت فنڈ کی پچھلے ادوار میں اس کے مینڈر ہوئے اور جب افواج پاکستان کے حوالے محکمہ دیا گیا تو ان مینڈر ز کو ریسکو ڈیزائن کیا گیا اور اگلے مہینے کے چار مارچ یہ مینڈر رکھلے گئے جو بھی پارٹیز ہوگی اس کے بعد وہی پالیسی اختیار کی جائے گی جو پہلے سے ہے آپلیکیشن کی یہ میں یقین دلاتا ہوں کہ جیسی وہ پہلے طے شدہ پالیسی ہے اس کے مطابق کویت فنڈ کی جو بھی اسکیمیں ہیں وہ بھی حل ہوگی بہت شکر یہ۔

جناب اسپیکر: شکر یہ جی۔ جی جناب۔

میر عبدالکریم نوشیروانی (وزیر): اگر آپ اجازت دیں گے چونکہ میرے علاقے خاران کا ایک سوال آیا تھا جو نو تیز کی صاحب نے پوائنٹ آؤٹ کیا۔

جناب اسپیکر: نوشیروانی صاحب جب قائد ایوان بول چکیں اس کے بعد کوئی وزیر نہیں بول سکتا آداب کے خلاف ہے۔ یہ آداب کے خلاف ہے۔ (مداخلت) دیکھیں نہ جب قائد ایوان اسٹینٹ دے چکے ہیں۔

میر عبدالکریم نوشیروانی (وزیر): میں اتنا آپ سے گزارش کروں گا یہ جو چاغی۔ چاغی کر رہے ہیں جناب یہ خاران ہے۔ راسکو خاران کی ملکیت ہے۔

سردار غلام مصطفیٰ خان ترین: پوائنٹ آف آرڈر جناب والا یہ نہیں۔ جب وزیر اعلیٰ صاحب نے بولا۔ یہ نہیں بول سکتا۔ (شور)

جناب اسپیکر: آپ ترین صاحب بیٹھے نہ جی۔ دھماکہ ہونا تھا ہو چکا اس پر آپ کیا بات لے کر بیٹھے ہیں آپ دیکھیں نہ جی قائد ایوان نے (مداخلت)۔

میر عبدالکریم نوشیروانی (وزیر): میں اس بات پر حیران ہوں کہ دھماکہ کا بھر مار خاران میں ہو رہا ہے اور پیسے کی بھر مار چاغی میں جبکہ چاغی دو سو کلومیٹر دور ہے وہاں سے۔

جناب اسپیکر: آپ کو وزیر اعلیٰ صاحب نے کہہ دیا۔

میر عبدالکریم نوشیر وانی (وزیر)۔ سران کو بھی علم نہیں ہے کہ اس کو کہاں پر ہیں۔
جناب اسپیکر: پھر بھی انہوں نے سیاسی بیان دے دیا تھوڑا سا آپ کے حق میں تشریف رکھیں

نیٹس آئٹم جی۔ Thank you very much جی۔ I am thank ful to the

house اب اگلا ایجنڈا جو ہے Next item on the agenda is قراردادیں ہیں جی

ایک پہلی قرارداد ہے ۶۰ نمبر۔ یہ عبدالرحیم خان مندوخیل کی ہے مگر مجھے ان کی جانب سے ایک تحریری

ریکویسٹ آج آئی ہے انہوں نے لکھا ہے کہ وہ کسی ضروری کام سے اسلام آباد تشریف لے گئے ہیں

وہ اور انہوں نے گزارش کی ہے مجھے اگر ان کی دو قراردادیں ۶۰ نمبر اور ۶۱ نمبر اگر یہ اگلے پرائیویٹ

ممبر ڈے کے لئے آپ موخر کر دیں میں آپ کا مشکور ہوں گا سارا ہاؤس اگر اجازت دیں پرائیویٹ

ممبر ڈے جو بھی اگلا آئے گا جب بھی آئے گا ٹھیک ہے جی۔ ٹھیک ہے جناب وزیر اعلیٰ صاحب بس

ٹھیک ہے۔ Thank you very much جی۔ Thank you very much اور اگلی

قرارداد ہے مشترکہ قرارداد ہے نمبر ۶۳ جناب عبدالرحیم خان مندوخیل اور سردار غلام مصطفیٰ خان ترین

move میں سے آپ موجود ہیں آپ move کر دیں اس کو۔

سردار غلام مصطفیٰ خان ترین: مہربانی جناب والا۔ یہ کہ محکمہ اسپورٹس کی عدم توجہی اور غفلت

کی بنا پر صوبہ بھر میں اسپورٹس روبہ زوال ہے۔ جس کی بنیادی وجوہات بے شمار ہیں۔ جس میں چند

مندرجہ ذیل ہیں۔

(۱) بلوچستان اسپورٹس بورڈ کی جنرل باڈی کا اجلاس عرصہ پانچ سال سے زائد گزرنے کے

باوجود نہیں بلایا گیا ہے۔

(۲) بلوچستان اسپورٹس بورڈ کی ایگزیکٹو کونسل کا اجلاس جو نئے مالیاتی سال کے شروع میں بلانا

لازمی تھا۔ تاحال نہیں بلایا گیا ہے۔

(۳) صوبے کے ۳۲ سے زائد کھیلوں کی ایسوسی ایشن Sports association کی سالانہ

گرانٹ برائے سال ۹۹-۱۹۹۸ء تاحال ریلیز نہیں کی گئی ہے۔

(۴) ہند جھیل میں روٹنگ اور کنونٹک ایسوسی ایشن (Rowing & Conyoning of Association) کی برطانیہ اور دوسرے ممالک سے خریدی ہوئی لاکھوں مالیت کی قیمتی کشتیاں کھلے آسمان تلے پڑی ہوئی ہیں۔

(۵) صوبے کا واحد ایوب اسٹیڈیم کے فٹبال، کرکٹ، ہاکی اور دیگر کھیلوں کے میدان اور ہال کی حالت انتہائی خراب اور تقریباً ناقابل استعمال استعمال ہو چکی ہے۔ اس کے علاوہ صوبے کی مجموعی اسپورٹس تشویش ناک حد تک خراب اور رو بہ زوال ہے۔

لہذا یہ ایوان صوبائی حکومت سے گزارش کرتا ہے کہ صوبہ میں اسپورٹس کی بہتری اور فروغ کے لئے فوری طور پر مندرجہ ذیل اقدامات اٹھائے جائیں یعنی۔ اسپورٹس بورڈ کے ایگزیکٹو کونسل اور جنرل ہاؤس کا اجلاس فوری طور پر بلایا جائے صوبے کے ۳۲ سے زائد ایسوسی ایشن کے سالانہ گرانٹ جلد ریلیلز کیا جائے۔ ہند جھیل میں کشتی رانی کے ترقیاتی مرکز کی زیر تعمیر عمارت کو فوری طور پر مکمل کیا جائے۔ نیز صوبے کی اسپورٹس ایسوسی ایشن کی فعالیت ان کے کام کی جانچ پڑتال اور بہتر نظم و نسق کے لئے صوبائی اسمبلی کے ممبران پر مشتمل ڈویژنل کمیٹی تشکیل دی جائے اور اسپورٹس کے فروغ کے لئے فوری عملی اقدامات کئے جائیں۔

جناب اسپیکر: شکریہ جی۔ قرارداد یہ ہے کہ محکمہ اسپورٹس کی عدم توجہی اور غفلت کی بنا پر صوبہ بھر میں اسپورٹس رو بہ زوال ہے۔ جس کی بنیادی وجوہات بے شمار ہیں۔ جس میں چند مندرجہ ذیل ہیں۔

(۱) بلوچستان اسپورٹس بورڈ کی جنرل ہاؤس کا اجلاس عرصہ پانچ سال سے زائد گزرنے کے باوجود نہیں بلایا گیا ہے۔

(۲) بلوچستان اسپورٹس بورڈ کی ایگزیکٹو کونسل کا اجلاس جو نئے مالیاتی سال کے شروع میں بلانا لازمی تھا۔ تا حال نہیں بلایا گیا ہے۔

(۳) صوبے کے ۳۲ سے زائد کھیلوں کی ایسوسی ایشن Sports Association کی سالانہ گرانٹ برائے سال ۹۹-۱۹۹۸ء تا حال ریلیلز نہیں کی گئی ہے۔

(۴) ہنہ جمیل میں روٹنگ اور کنوننگ ایسوسی ایشن (Rowing & Conyoning of Association) کی برطانیہ اور دوسرے ممالک سے خریدی ہوئی لاکھوں مالیت کی قیمتی کشتیاں کھلے آسمان تلے پڑی ہوئی ہیں۔

(۵) صوبے کا واحد ایوب اسٹیڈیم کے فٹبال، کرکٹ، ہاکی اور دیگر کھیلوں کے میدان اور ہال کی حالت انتہائی خراب اور تقریباً ناقابل استعمال استعمال ہو چکی ہے۔ اس کے علاوہ صوبے کی مجموعی اسپورٹس تشویش ناک حد تک خراب اور روبہ زوال ہے۔

لہذا یہ ایوان صوبائی حکومت سے گزارش کرتا ہے کہ صوبہ میں اسپورٹس کی بہتری اور فروغ کے لئے فوری طور پر مندرجہ ذیل اقدامات اٹھائے جائیں یعنی۔ اسپورٹس بورڈ کے ایگزیکٹو کنسل اور جنرل باڈی کا اجلاس فوری طور پر بلایا جائے صوبے کے ۳۲ سے زائد ایسوسی ایشن کے سالانہ گرانٹ جلد ریلیلز کیا جائے۔ ہنہ جمیل میں کشتی رانی کے تربیتی مرکز کی زیر تعمیر عمارت کو فوری طور پر مکمل کیا جائے۔ نیز صوبے کی اسپورٹس ایسوسی ایشن کی فعالیت ان کے کام کی جانچ پڑتال اور بہتر نظم و نسق کے لئے صوبائی اسمبلی کے ممبر اپر مشنل ڈویژنل کمیٹی تشکیل دی جائے اور اسپورٹس کے فروغ کے لئے فوری عملی اقدامات کئے جائیں۔

جناب اسپیکر: تو یہ ہے جناب قرارداد کچھ اس کے بارے میں آپ بولیں محرک بولنا چاہیں تو بولئے۔ (اس مرحلے پر جناب ڈپٹی اسپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب ڈپٹی اسپیکر: ڈاکٹر تارا چند صاحب۔

ڈاکٹر تارا چند: جناب اسپیکر صاحب یہ قرارداد تو بہت لمبی چوڑی ہے اور اس میں حمایت کرتے ہیں اور اس کے حق میں دلائل دینے میں تو بہت وقت لگے گا لیکن یہ ہے کہ میں یہ دعا کروں گا کہ ہمارے پورے بلوچستان کی جو صحت ہو وہ بسم اللہ خان کاکڑ کی طرح اچھی ہو وہ تب ہوگا جب اسپورٹس کی مد میں فنڈ زیادہ رکھے جائیں گی اور اس میں تھوڑا وزیر صاحبان کا بھی گزارہ ہو جاتا ہے تھوڑا عوام کا بھی ہو جاتا ہے اس میں بہت ساری باتیں ہیں تو میں یہ حکومت سے پر زور مطالبہ کرتا ہوں

کہ ہر ممکن صوبائی وزیر اسپورٹس کو امداد فراہم کرے مہربانی۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: جناب بسم اللہ خان کا کڑ صاحب۔

بسم اللہ خان کا کڑ (وزیر): شکر یہ جناب اسپیکر۔ قرارداد نہایت اہمیت کی ہے اسپورٹس

کے حوالے سے آج کی دنیا میں اسپورٹس کی بہت اہمیت ہے تمام سوسائٹی کے لئے تمام لوگوں کے لئے

عام طور پر کہا جاتا ہے کہ جس ملک میں اسپورٹس کے میدان ہوتے ہیں وہاں ہسپتال ویران ہوتے ہیں

اور اگر یہ دیکھیں یورپ اور ترقی یافتہ ملکوں میں جہاں بہت لوگ ترقی کر چکے ہیں جو بھی وہاں کھیل ہوگا

وہاں ان کے گراؤ ٹڈ بھرے ہوئے ہوتے ہیں اور ان کے ہسپتال خالی ہوتے ہیں ہمارے جیسے بد بخت

ملکوں کے لئے وہاں پر بیڈ خالی ہوتی ہیں ان کے اپنے مریض نہیں ہوتے ہیں تو اسپورٹس کے حوالے

سے جو بھی شخص کسی بھی کھیل میں کسی بھی اسپورٹس میں دلچسپی لے گا اس کی یہ خاصیت ہوگی وہ صرف

فٹبال اور کرکٹ نہیں۔ اسپورٹس جو کشتی ہے یا جو بھی فیلڈ ہے میں جانا چاہے وہ لازم ہے وہ اپنے آپ

کو نشیات سے روکے کوئی بھی نشے کا عادی آدمی کسی بھی اسپورٹس میں اپنا نام پیدا نہیں کر سکتا ہے۔

اسپورٹس جو ان نسل کو نشیات سے روکتا ہے منفی حرکات سے روکتا ہے خاص کر ہمارے ملک کے جو

حالات ہیں تو میں سمجھتا ہوں کہ ہم اگر اپنے ملک میں اپنے لوگوں کو اپنے نوجوانوں کو کسی حد تک

نشیات سے روکنے کے لئے جو تشدد اور دہشت گردی کی ذہنیت ہے اس سے روکنے کے لئے مثبت

سوچ صحت مند سوچ، صحت مند جسم اور صحت مند ذہن ہونا چاہئے اس کے لئے اسپورٹس کو ہمیں اس

طرح نہیں لینا چاہئے ہمارے بعض دوستوں نے کہا ہے کہ اسے سنجیدگی سے لینا چاہئے میں بارہا کہتا

ہوں کہ میں نے بھی یہ کیا ہے کہ ۲۰ فیصد فنڈز میں نے اسپورٹس کے لئے لگائے ہیں گورنمنٹ کو

اسپورٹس پر خصوصی توجہ دینی چاہئے اور اس کے بعد سر دار صاحب کی قرارداد میں بعض چیزیں ایسی تھیں

جو سوالات بن سکتے تھے کہ اسپورٹس کے فنڈز ریلیز نہیں ہوئے تو کیوں۔ اگر یہ سامان وہاں پر لاکھوں

روپے کا پڑا ہوا ہے اس کو استعمال نہیں کیا ہنہ جمیل پر یہ عمارت تعمیر نہیں کی گئی یہ سوالات تھے میں حکومت

سے بھی یہ کہوں گا کہ اپنے صوبے کے اپنے بچوں کے لئے اپنے نوجوانوں کے لئے اسپورٹس کو اہمیت

دینا کسی پراحسان نہیں ہے میرے اپنے بچے پراحسان ہے بجائے وہ جیسے مصطفیٰ خان نے کہا کہ وہ منی سینماؤں میں جائیں اس چیز میں گمار ہے تو اسپورٹس میں جب جائے گا اس کا ذہن اچھا ہوگا منشیات سے دور رہے گا بلکہ میں سمجھتا ہوں کہ اسپورٹس کو ہم سیریس لے لیں تو سب سے بڑی عبادت ہے اپنے نوجوانوں کو منشی عادات سے روکنے کے لئے اسپورٹس کو آباد کرو میں تو یہ کہوں گا کہ اسے لازمی قرار دیا جائے کہ بلوچستان کا ہر ممبر اپنے پبلک فیڈ پر ڈگرام سے کم از کم پانچ فیصد اسپورٹس میں دے گا اور حکومت کسی بھی دوسرے ادارے کی نسبت اسپورٹس کو اگر ترجیح دے گی جو غیر قانونی افعال ہیں یہ جو فحاشی پر جو پیسہ خرچ ہوتا ہے وہ بچت ہو جائے گی اگر اس کھیل کو دے کے موقع پر ہمارے نوجوانوں کو دیئے جائیں میں اس کی بھرپور تائید کرتا ہوں اور یہ درخواست کروں گا کہ اس کو اس کی اہمیت کے ساتھ تسلیم کیا جائے کہ یہ انتہائی اہم قرارداد ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: جناب اللہ داخیر خواہ۔
 مولانا اللہ داخیر خواہ (وزیر): بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ الحمد للہ وکافی (آیات قرآنی تلاوت کریں)۔ جناب والا میں خود اس قرارداد کی حمایت میں ہوں اور ساتھ ہی یہ وضاحت بھی کروں گا کہ کھیلنا شریعت میں منع نہیں ہے۔ بلکہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ تیرے جسم کا تیرے اوپر حق ہے تو اپنے جسم کو صحت مند بنانے کے لئے اگر کھیل کو اہمیت دے تو اچھی بات ہے اور وضاحت یہ کروں گا کہ کھیل کے نام سے عیاشی نہ پھیلانی جائے شریعت میں ہر چیز پر ایک حد مقرر کی ہے مثال کے طور پر ہم مسلمان ہیں مسلمانوں کے لئے ستر چھپانا فرض ہے مردوں کے لئے ناف سے لے کر گھٹنوں تک۔ یہ سارا حصہ جسم کا چھپانا فرض ہے اس کا کھلا رکھنا کبیرہ گناہ ہے ہم ان کھیلوں میں دیکھتے ہیں کہ پہلے سے ایک انتظام ہوتا ہے کہ پہلے تو ۱۹ سال سے کم عمر کے لڑکوں کو لیا جاتا ہے اور پھر اکثر دیکھا جاتا ہے وہ نیکر پہنتے ہیں جس کو ستر کی حفاظت نہیں کہا جاتا ہے بلکہ یورپ میں اس کو کھلا سمجھنا برا نہیں سمجھتے۔ لیکن اسلام نے اس کو منع کیا ہے اگر کھیل کی کوئی اہمیت ہے تو زیادہ ستر کو چھپانے کی اہمیت ہے میں اس ترمیم کے ساتھ اس کی حمایت کروں گا کہ کھیل ہوں یہ جو کھلے ستر کے کھیل ہیں اس پر پابندی لگائی جائے یا نیکر کو اتنا لبا

کیا جائے جس سے گھنٹوں تک بدن کو چھپایا جائے تب اس کی اجازت دی جائے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: تو مولانا صاحب آپ کی طرف سے تحریری ترمیم آنی چاہئے تھی۔

مولانا اللہ داد خیر خواہ (وزیر): جناب اسپیکر صاحب میں تحریری ترمیم بھی دے دوں گا۔

عبد الغفور کلمتی: جناب مجھے غلام مصطفیٰ خان ترین کی قرارداد سے ان کی اہمیت سے

انکار نہیں ہے لیکن انہوں نے جو چند پوائنٹ اٹھائے ہیں میں ان کی وضاحت کرنا چاہتا ہوں۔

۱۔ بلوچستان جنرل ہاؤس اسپورٹس کی آخری میٹنگ ۷ ستمبر ۱۹۹۳ء کو ہوئی تھی اور یہ حقیقت ہے کہ

پانچ سال کا عرصہ گزرنے کے بعد ابھی تک وہ میٹنگ نہیں ہوئی لیکن جب اس میٹنگ کی ضرورت پڑتی

ہے تو بلائی جاتی ہے۔

۲۔ یہ حقیقت ہے کہ سال میں ایک دفعہ ایگزیکٹو کونسل کی میٹنگ ہونا چاہئے اور اس سال ہم نے

اس کو منعقد نہیں کیا کہ اس سال ہم کو فنڈز فنانس سے نہیں ملے ہیں جہاں تک اسپورٹس کی گرانٹ کا

تعلق ہے وہ بھی ہم اس وقت تک نہیں دے سکے ہیں کہ فنڈ فنانس سے ملا نہیں ہے نیشنل گیمز ۱۹۹۵ء

میں ہنڈھیل پر ایک بوٹ ہاؤس کی تعمیر کا کام شروع ہوا تھا جو کہ فنڈز نہ ملنے کی وجہ سے وہ پایہ تکمیل تک

نہیں پہنچ سکا اس سلسلے میں پی سی ون بنا کر محکمہ ترقیات کو بھیج دیا ہے جب وہاں سے پیسے لیز ہوں گے

وہ بوٹ ہاؤس کا کام مکمل کیا جائے گا لیکن جہاں تک بوٹس کا تعلق ہے وہ محکمہ اسپورٹس کی ملکیت نہیں

ہیں جہاں تک ایوب اسٹیڈیم کا تعلق ہے اس کی حالت واقعی تسلی بخش نہیں ہے اسٹیڈیم میں کئی ترقیاتی

کام رکے ہوئے ہیں اور اسٹیڈیم میں مرمت کے کام کی اشد ضرورت ہے فنڈ کی عدم دستیابی کی وجہ سے

محکمہ اسپورٹس یہ کام نہیں کر سکا ہے اور محکمہ اسپورٹس نے پی سی ون بنا کر پی اینڈ ڈی کو بھیج دیا ہے جیسے

فنڈ ملے گا ان پر عمل درآمد شروع کر دیا جائے گا جہاں تک کھیلوں کے میدانوں کا تعلق ہے وہاں پر

صوبائی اور قومی کھیل منعقد کئے جا چکے ہیں اور اب بھی ہو رہے ہیں اسپورٹس گراؤنڈ کا تعلق ہے اس

میں مصطفیٰ خان ترین کی بات یہ حقیقت ہے کہ جس طرح پنجاب اور دوسرے صوبوں میں اسپورٹس

کے لئے زیادہ فنڈز دیئے جاتے ہیں لیکن یہاں پر بہت کم رکھے جاتے ہیں حالانکہ یہ صوبہ رقبے کے

لحاظ سے پاکستان کا آدھا حصہ ہے بلکہ پاکستان کے تمام صوبے سے زیادہ فنڈز یہاں ملنے چاہئیں کیونکہ ہر علاقے میں اسپورٹس گراؤنڈ کا ڈیمانڈ ہوتا ہے بغیر اسپورٹس گراؤنڈ کے کھیلوں کی ترقی ناممکن ہے اس لئے میں اس کی حمایت کرتا ہوں اور یہ تجویز دیتا ہوں کہ اس کے لئے زیادہ سے زیادہ فنڈز مختص کئے جائیں۔

مولانا امیر زمان (سینئر وزیر): جناب اسپیکر میں ایک بات کی وضاحت کروں گا جہاں تک باقی مسائل کی وضاحت کا تعلق ہے وہ تو متعلقہ وزیر صاحب نے کر دیا جہاں تک فنڈ کا مسئلہ ہے خیر فنڈ تو میرے پاس آپکے ہیں انشاء اللہ میں یہاں سے فارغ ہوتے ہوئے وہ ریلیز کروں گا متعلقہ منسٹر کے پاس پہنچ جائیں گے پھر منسٹر صاحب جانے اس کا کام جانے۔ جس طریقے سے بھی وہ تقسیم کر دیں، تو انشاء اللہ اس میں کوئی حرج نہیں اور جہاں تک خیر خواہ صاحب نے ایک بات کی ہے میں اس ترمیم کو اس طرح بناؤں گا چونکہ وہ آئین میں بھی ہے اور ہمارے اسلامی نظریاتی کونسل کی سفارشات جو پہنچی ہیں اس میں بھی ہے تمام غیر شرعی کاموں کو تمام چیزوں میں ممنوع قرار دیا جائے تو میرے خیال میں ترمیم اس طرح ہونی چاہئے بجائے کہ نکات میں ہم پڑھ جائیں یہ مختصری اگر ترمیم کر دیا جائے تمام غیر شرعی چیزوں کو ممنوع قرار دیا جائے باقی تو قرارداد کی جہاں تک پیسوں کا مسئلہ ہے وہ انشاء اللہ یہاں سے میں فارغ ہوتے ہوئے پیسی میں دے دوں گا کوئی ایسی بات نہیں ہے۔

سر دار غلام مصطفیٰ خان ترین: point of order جناب والا میں اس بات کی پھر ایک دفعہ قرارداد میں تو نہیں لیکن میں گورنمنٹ سے یہ گزارش کروں گا کہ اسپورٹس کے پیسے بہت کم ہیں چالیس لاکھ روپے ابھی وہ تقریباً ریلیز کر رہے ہیں چالیس لاکھ میں اس صوبے کے لئے آپ کیا کریں گے آپ کوئی اسٹیڈیم نہیں بنا سکتے، اگر ہر ضلع کا آپ حساب لگائیں اس میں ہم یہ چاہتے ہیں کہ اس کو زیادہ کیا جائے۔

مولانا امیر زمان (سینئر وزیر): میں اس بات کی بھی وضاحت کروں گا اس میں ایک تو میں مرکزی لیول پر یہ مطالبہ کروں گا کہ وہ جو ڈش یا سینما وغیرہ کی مدد میں پیسے صرف ہوئے ہیں مناسب یہ

ہے کہ وہ اس مد میں دیں تو دوسری برائیاں ہیں یہ کام کروں گا کہ متعلقہ منسٹر میں نے جو اصول کی ت کی اس اصول میں رہتے ہوئے یہ میرے پاس فائل پٹ اپ کر دیئے میں اور پیسے بھی دے دوں گا۔
 جناب ڈپٹی اسپیکر: تو میں نے ترمیم کی ایک خاکہ تیار کیا ہے اب لہذا یہ ایوان صوبائی حکومت سے گزارش کرتا ہے کہ صوبہ میں اسپورٹس کی بہتری اور فروغ کے لئے نیز کھیل کو شریعت کی حدود میں رہنے کے لئے فوری اقدامات کئے جائیں یہ ترمیم مناسب ہے لہذا سوال یہ ہے کہ آیا قرارداد کو ترمیم کے ساتھ منظور کیا جائے۔

مولانا امیر زمان (سینئر وزیر): جناب اسپیکر اگر اس طرح کیا جائے یہ جو قرارداد کے آخر میں ہے صوبائی اسمبلی کے ممبران پر مشتمل ڈویژنل کمیٹی تشکیل دی جائے اور اس اسپورٹس کے فروغ کے لئے فوری اقدامات کئے جائیں اور تمام غیر شرعی اقدامات کو ختم کیا جائے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: یہ شاید پہلے والی ترمیم پیش کی اس کا تقاضہ ہے لہذا سوال یہ ہے کہ قرارداد کو ترمیم کے ساتھ منظور کی جائے۔ (قرارداد ترمیم کے ساتھ منظور کی گئی)

قرارداد نمبر ۶۵

حاجی علی محمد نوتیزی: چونکہ ضلع چاغی ایک گنجان آباد اور وسیع و عریض رقبے پر محیط ہے۔ جس کا ڈویژنل ہیڈ کوارٹر کوئٹہ ہے۔ علاقے کے لوگوں کو اپنے مسائل کے حل کے لئے ڈویژنل اور ضلعی ہیڈ کوارٹر تک دور دراز کے علاقوں سے آنا پڑتا ہے۔ ذرائع آمد و رفت کے فقدان کے باعث عوام کو تکلیف کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ گزشتہ ادوار میں عوام کی سہولت کی خاطر کئی اضلاع کو دو ضلعوں میں تقسیم کیا گیا۔ لہذا یہ ایوان صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ وہ علاقے کے عوام کی مشکلات کو مد نظر رکھتے ہوئے ضلع چاغی کو ضلع چاغی اور ضلع نوشکی میں تقسیم کیا جائے۔ ضلع چاغی کا صدر دفتر دالہ بندین اور ضلع نوشکی کا صدر دفتر نوشکی ہو۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: چونکہ ضلع چاغی ایک گنجان آباد اور وسیع و عریض رقبے پر محیط ہے۔ جس کا ڈویژنل ہیڈ کوارٹر کوئٹہ ہے۔ علاقے کے لوگوں کو اپنے مسائل کے حل کے لئے ڈویژنل اور ضلعی ہیڈ

اور ٹرک دور دراز کے علاقوں سے آنا پڑتا ہے۔ ذرائع آمد و رفت کے فقدان کے باعث عوام کو تکلیف کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ گزشتہ ادوار میں عوام کی سہولت کی خاطر کئی اضلاع کو دو ضلعوں میں تقسیم کیا گیا۔ لہذا یہ ایوان صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ وہ علاقے کے عوام کی مشکلات کو مدنظر رکھتے ہوئے ضلع چاغی کو ضلع چاغی اور ضلع نوشکی میں تقسیم کیا جائے۔ ضلع چاغی کا صدر دفتر دالہندین اور ضلع نوشکی کا صدر دفتر نوشکی ہو۔

حاجی علی محمد نوتیزی: جناب اسپیکر ضلع چاغی ۱۹۷۸ء میں ضلع بنا ہوا ہے اور اس وقت تقریباً ساڑھے چار سو میل پر وسیع رقبے میں پھیلا ہوا ہے اور کونڈہ سے ۶۰ میل پر ضلع چاغی کا ہیڈ کوارٹر نوشکی ہے تو ابھی صرف ایک رائیڈری کے واسطے اگر کونڈی، ذابندین یا قنجان سے ہمیں ۶۰ میل کونڈہ سے آنا پڑتا ہے تقریباً ساڑھے چار سو میل ہم سفر کرتے ہیں ایک رائیڈری کے لئے اور دو بار ڈر پر مشتمل ہے ایران اور افغانستان اور اس وقت ضلع چاغی کی آبادی ۲ لاکھ ۵۶ ہزار کے قریب ہے اگر دوسرے ضلعوں سے موازنہ کیا جائے تو میں جناب اسپیکر آپ کی خدمت میں عرض کروں کہ موسیٰ خیل ایک لاکھ ۳۲ ہزار موجودہ بارکھان ۹۹ ہزار قلعہ سیف اللہ ایک لاکھ ۸۸ ہزار سی ایک لاکھ ۷۸ ہزار زیارت ۳۲ ہزار کوبلو ۹۷ ہزار جھلنگسی ایک لاکھ مستونگ ایک لاکھ ۶۳ ہزار آواران ایک لاکھ ۱۴ ہزار جناب اسپیکر یہ ہے موجودہ جو مردم شماری کی گئی ہے اس وقت آیا یہ جب ضلع بنے تھے اس وقت اس کی آبادی کیا ہوگی میری گزارش ہے کہ میرا جو ضلع ہے اس کو ضلعوں میں تقسیم کیا جائے تاکہ وہاں کے لوگ ہر طریقے سے ان کو فائدہ پہنچے تو میری اپنے معزز اراکین سے یہ گزارش ہوگی کہ میری اس قرارداد کی حمایت کریں ایک اور عرض کرنا میں چاہوں گا اگر اس ٹائم گورنمنٹ کے پاس فنڈ نہیں ہے تو ہم اپنے میونسپل کمیٹیوں سے یہ فنڈ پورا کریں گے دوسری میری گزارش قائد ایوان جناب وزیر اعلیٰ صاحب سے یہ ہوگی یا تو اس قرارداد کو منظور کریں یا کمیٹی بنائیں تاکہ یہ کیسے بنے اور اس میں کیا ہوا ہے بڑی مہربانی۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: اس پر اگر کوئی بولنا چاہے جناب عبدالکریم نوشیروانی صاحب۔

میر عبد الکریم نوشیروانی (وزیر): بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب اسپیکر صاحب میں نو تیز کی صاحب کی قرارداد کا بھرپور حمایت کرتا ہوں چونکہ مجھے پتہ ہے اس ضلع کا اس وقت پورے بلوچستان میں پورے دو ہی ضلع ہیں ایک خاران ہے دوسرا چاغی ہے خاران جو ہے نہ خاران ڈسٹرکٹ کے اندر ۵۰۰ میل ہم سفر کرتے ہیں چاغی ۳۵۰ میل ہے جو کہ دوسرے نمبر میں چاغی ہے یعنی آپ اندازہ کریں اس جدید دور میں تفتان سے جناب اسپیکر تفتان سے اگر ایک بندہ نوشکی آئے تو تفتان اور نوشکی کا جو فاصلہ ہے وہ ساڑھے تین سو چار سو میل ہوتا ہے آپ بتادیں وہ یہاں آ کر نوشکی میں پانچ دس دن یہاں بیٹھے رہے یا ڈپٹی کمشنر موجود ہوگا یا نہیں ہوگا کوئٹہ میں ہوگا نہ ان کو رہنے کی جگہ ہے نہ سہنے کی جگہ ہے۔ اتنی پریشانی کے باوجود اگر وہ مسائل لوٹ کر واپس چلا جائے اس جدید دور میں آپ بتائیں ان علاقوں کے لئے جہاں وہ لوگ بستے ہیں اور ان کی منتشر آبادیاں ہیں جہاں حالیہ مردم شماری میں میرے اپنے حلقے کا خاران کا جو مردم شماری ہے اور چاغی کا ہے اس کے متعلق ہم پہلے یہ قرارداد لائیں اسمبلی میں کہ چاغی اور خاران کے بارے میں وہ کہتے تھے کہ آپ کی آبادی بہت کم ہے حالیہ جو سنسر یا مردم شماری ہو اتھا ان کا نمبر بیٹھا ہوا ہے تین لاکھ خاران کا ہے تقریباً پونے تین لاکھ چاغی کا ہوا تھا تو جناب اسپیکر جب زیارت ایک چھوٹی سی جگہ ہے جس کی پوری آبادی ایک ہی جگہ ہے جب وہ ایک ضلع بن سکتا ہے اور ان ضلع بن سکتا ہے، مستونگ ضلع بن سکتا ہے تو چاغی نے کیا گناہ کیا ہے؟ ان لوگوں نے کیا گناہ کیا ہے جو ۳۰۰ میل اپنے ہیڈ کوارٹر کے لئے یہاں سفر کر کے آتے ہیں یہاں اور یہاں سے پھر وہ خالی ہاتھ لوٹ کر واپس چلے جاتے ہیں جبکہ ان کے افسران وہاں موجود نہیں ہیں۔ جناب اس میں نو تیز کی صاحب نے ایک بات کی ہے کہ ان کا ہیڈ کوارٹر بنانے پر حکومت پر کوئی مالی بوجھ نہیں ہوگا چونکہ دہلند میں کا ہیڈ کوارٹر تیار ہے صرف ایک ہی ڈپٹی کمشنر کی ضرورت ہے وہ دے دیں وہ ٹیک اوور کر لے گا نوٹیفکیشن ہو جائے اس وقت تک جو اپنی آمدن ہے اپنی انکم ہے اپنی انکم سوس ہے تفتان ہے وہاں پر ان کا خاصہ انکم ہے اس ضلع کو تفتان خود ہی چلائے گا صرف ایک ڈی سی کی ضرورت ہے اور وہاں اس وقت اسٹاف بھی ہے چونکہ دہلند میں کافل اسٹاف اس وقت ان کے پاس موجود ہے

صرف ڈپٹی کمشنر کو آپ بھیج دیں اسی اسٹاف سے ڈپٹی کمشنر اس ضلع کو چلائے گا لہذا میں اس قرارداد کے حق میں ہوں اور ساتھ ساتھ یہ کہوں گا کہ اس وقت وہاں کی آپ آبادی دیکھیں چاغی اور کوئٹہ کی آبادی دیکھیں تو اس کو انہوں نے بد قسمتی سے ایک ڈویژن قرار دیا ہوا ہے میں چاہتا ہوں کہ خاران اور چاغی کو الگ ایک ڈویژن ہونا چاہی کہ ان کا رہنا سہنا آنا جانا اور نزدیک بھی ہیں ہم سیدھا قلات جاتے ہیں اور چاغی کے لوگ کوئٹہ میں آتے ہیں اس کا ایک ڈویژن۔ اس کا تو آبادی کے لحاظ سے ایک بالکل الگ ڈویژن ہونا چاہئے کوئٹہ اس وقت چاغی کا محتاج نہیں ہے بلکہ چاغی کو اس وقت اس کے ساتھ تھی کیا ہوا ہے کہ اس کے ساتھ ہوں چاغی اور خاران الگ ڈویژن ہوں اور اس کے تین علیحدہ اضلاع ہونے چاہئیں خاران تحصیل سے ماٹکیل چار سو میل ہے چھبیس پونگ اسٹیشن اس کے ہیں ایکشن تین تین ماہ ہم ایکشن کمپن چلاتے ہیں پھر بھی ہم اس کو کوئٹہ نہیں کر سکتے ہیں اور یہاں دو حلقوں سے آکر اسمبلی کے ممبر بن سکتے ہیں۔ پھر اس کی ساتھ ساتھ پیسوں کی بندر بانٹ اور پیسے بھی اتنے لے جاتے ہیں جناب اسپیکر صاحب اگر انصاف ہے کوئٹہ کا ایک ممبر ایک روڈ سے بن جاتا ہے اور یہاں سے پچاس ہزار روپے لے جاتا ہے جبکہ انگریزوں نے اس کو بنا کر انگریزوں نے اس کی جمبولی میں ڈالا۔ بجلی اس کا ہے پانی اس کو مل رہا ہے گیس اس کو ملتا ہی دنیا کی جتنی سہولتیں ہیں اس کو ملتی ہیں پھر بھی ہمارے ساتھ اس کا شیر ہے اور پچاس فیصد وہ لے جاتا ہے جب کہ ہم ایک گھونٹ پانی کے لئے ہم ترس رہے ہیں اس ٹیکنالوجی کے دور میں آپ اندازہ کریں کہ وہاں بندات بنتے ہیں جو چھ ماہ میں بارش ہوتی ہے بندات بھر جاتا ہے اسی بندات کے پانی سے حیوان بھی پیتے ہیں اور انسان بھی پیتے ہیں جانور اسی پانی کو پیتے ہیں ہم اس پانی کو پیتے ہیں پھر بھی ہم یہاں بات کرتے ہیں کہتے ہیں کہ جناب ہم آپ کو فنڈز دے رہے ہیں چونکہ آج میں ٹریڈری بیج میں بیٹھا ہوا یہ بات کر رہا ہوں وہ حق بجانب ہے اگر علی محمد تیزی اگر بات کرے تو حق بجانب ہے اسلام آباد کے جب لوگ یہاں کوئٹہ تشریف لاتے ہیں تو وہ کوئٹہ کو دیکھتے ہیں کہتے ہیں کہ بلوچستان نے کافی ترقی کی ہے ان کو پتہ نہیں کہ یہ کیپٹل ہے اصل بلوچستان تو لک پاس کے اس طرف جاؤ یا اصل بلوچستان دیکھنے کے لئے مہربانی

آکر کے ڈوب کی طرف جاؤ پھر آپ کو اصل بلوچستان نظر آئے گا۔ (مدخلت) جناب اسپیکر میں چاہتا ہوں کہ یہاں پر آپ ترجیحی بنیادوں پر فنڈز کو تقسیم کریں ترجیحی بنیاد پر ضلع بھی بنا لیں ان کی کیا ضرورت ہے زیارت کی۔ مستونگ کی کیا ضرورت تھی اب میزنی اڈا ایک حلقہ بنا ہوا ہے جہاں صرف چار بس کھڑی ہوئی ہوتی ہیں آپ اندازہ کریں تو جب ہم بات کرتے ہیں تو کہتے ہیں کہ نوشیروانی مخالفت کرتا ہے پشین جس کے تین ایم پی اے ہیں صرف ایک ضلع ہے خاران ۵۰۰ میل ہے چاغی ۵۰۰ میل ہے اس کا ایک ایم پی اے ہے اور پاپولیشن ایک ہے۔

سردار غلام مصطفیٰ خان ترین: جناب انہوں نے تنقید کرنا شروع کر دی ہے وہ اپنی قرارداد کی بات کریں یہاں کوئی عوامی جلسہ نہیں ہو رہا ہے یہ صرف دکھا رہے ہیں کہ لوگ اس کو ووٹ دیں۔ اس طرح سے ہم ان کو نہیں بولنے دیں گے۔

میر عبدالکریم نوشیروانی: جناب وہ بعد میں اس کا جواب دے دیں سردار صاحب کیوں گھبرا رہے ہیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: آپ نوشیروانی صاحب مثبت انداز میں بات کریں۔

میر عبدالکریم نوشیروانی: جناب ہمیں انصاف چاہئے ہمارا بھی حق ہے آپ بتا دو چاغی ساڑھے چار سو میل لمبا ضلع ہے اور وہ ایک ضلع ہے آپ چمن کو دیکھیں پشین کو دیکھیں، زیارت کو دیکھیں آپ آواران کو دیکھیں اس کا مقابلہ کریں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: میر عبدالکریم نوشیروانی مثبت انداز میں اپنی تقریر کو چلائیں۔

میر عبدالکریم نوشیروانی: جناب پشتون خواہ والوں کو صرف تنقید آتی ہے ان کا صرف تنقید برائے تنقید ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: تنقید تو آپ نے شروع کر رکھی ہے۔

میر عبدالکریم نوشیروانی: ساتھ ساتھ یہ کہوں گا کہ خاران کو بھی دو اضلاع میں تقسیم کیا جائے جناب اگر انصاف ہے تو ان دو اضلاع کے ساتھ انصاف کیا جائے اور یہ قرارداد حقیقت پر مبنی ہے اور

اس قرارداد کی میں بالکل حمایت کرتا ہوں کہ اس قرارداد کو دو اضلاع میں تقسیم کیا جائی اور اب میری اڈا کیا ہے اتنی سی چھوٹی سی جگہ ہے اور رسم اللہ خان اس کا ایم پی اے ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: کسی اور صاحب نے بولنا ہے میرے بعد الغفور کلمتی۔

عبدالغفور کلمتی: جناب اسپیکر میں میر علی محمد نوتیزئی صاحب کی قرارداد کی بالکل حمایت کرتا ہوں اور اس میں ایک ترمیم لانا چاہتا ہوں کہ اس طرح کریم نوشیروانی صاحب نے کہا تو میر اضلع بھی ۷۰۰ کلومیٹر ہے ایک طرف ایران سے لے کر سندھ کے ساتھ ملا ہوا ہے ۷۰۰ کلومیٹر کا فاصلہ ہے وہ اور ماڑہ کراچی کے ساتھ ہے اور وہ جیونی ایران کے ساتھ ہے وہاں پر لوگوں کو کافی تکلیف ہے انتظامی لحاظ سے تو میں کہتا ہوں کہ اس قرارداد کو اس ترمیم کے ساتھ منظور کیا جائے کہ گوادر کو دو ضلعوں میں تقسیم کر کے پسینی کو الگ ضلع بنایا جائے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: تحریری طور پر دے دیں۔

عبدالغفور کلمتی: تحریری طور پر میں نے دیا ہوا ہے۔

شیخ محمد جعفر خان مندوخیل: جناب ہمارے ڈب سے بھی عوام کا ایک دیرینہ مطالبہ ہے عوام کا۔ (مدخلت)

میر محمد عاصم کرد: جناب میں میر علی محمد نوتیزئی کی قرارداد کی مکمل حمایت کرتا ہوں لیکن مسئلہ یہ ہے کہ اس سے پہلے یہ قرارداد اسمبلی میں آیا ہوا ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: میں نے فلور جعفر خان صاحب کو دی ہے آپ تشریف رکھیں۔

شیخ محمد جعفر خان مندوخیل: جناب واقعی اضلاع اور دور دور از علاقے ہیں وہاں ٹرانسپورٹیشن کا اور دوسروں کی یہ تکلیف بھی ہے لیکن میں حقیقت سے یہ کہوں گا کہ جو پرانے اضلاع بنے ہیں وہ بھی سیاسی بنیادوں پر بنے ہوئے ہیں ان کی کوئی ٹیکنیکل بنیادیں نہیں ہیں ضرورت نہیں تھی اگر دیکھا جائے جو پرانے بنے ہوئے اور ہمارے دوست نوتیزئی صاحب کی جو قرارداد آئی ہے یا اس میں کہا گیا ہے کہ بہت فاصلے ہیں لیکن اضلاع بنانے سے کوئی فائدہ عوام کو نہیں ہوتا ہے ایک ڈپٹی کمشنر لگ جاتا ہے

اور کوئی انسر لگ جاتے ہیں فائدہ عوام کو ڈیوپلمنٹ سے ہوتا ہے آپ یہ پیسے ڈیوپلمنٹ میں ڈال کر ان کو دے دیں۔

حاجی علی محمد نوتیزئی: جناب آپ نے پہلے کیوں حمایت کی ہے چھوٹے چھوٹے ضلعے بنائے ہیں اس وقت آپ منسٹر تھے آپ نے پیسے دیئے ہیں آپ نے حمایت کی ہے اسی فلور پر اسی ہاؤس میں۔

شیخ محمد جعفر خان مندوخیل: جناب میں اس کی وضاحت کروں گا اس کا ریکارڈ ہوگا کہ میں نے مخالفت کی ہے لیکن جب ٹریڈری نیچوں کا جس طرف اکثریت جاتی ہے یا کینٹ کی اکثریت جاتی ہے پھر کسی کو حق نہیں کہ اس کی مخالفت کر دے۔ جہاں اکثریت ہو جاتی ہے جیسے اسمبلی میں اکثریت ہو جاتی ہے پھر ہم اس کی مخالفت نہیں کر سکتے ہیں اس وقت میں اس کے خلاف تھا اگر آپ بنانا چاہتے ہیں اور گورنمنٹ کے پاس اتنے پیسے ہیں میں یہ کہوں گا کہ خاران کی لمبائی ہے گوادر کی سات سو کلومیٹر لمبائی ہے آپ کے چاغی کی چار سو میل لمبائی ہے اس لحاظ سے اگر حکومت کے پاس وسائل ہیں پیسے ہیں پھر ٹرڈب کا ایک دیرینہ مطالبہ ہے کہ ضلع شیرانی بنایا جائے۔ اور یہ اسمبلی کے ریکارڈ پر ہے اور دو تین سال پہلے یہ قرارداد منظور ہو چکی ہے میں اس لحاظ سے کہتا ہوں اگر آپ بنانا چاہتے ہیں ان کو بھی بنادیں نہیں تو حکومت وسائل دیکھ لے ہماری جو آج کل وسائل کی پوزیشن ہے وہ تو پرانے کو تنخواہ دینے کی پوزیشن میں نہیں ہے اس ترمیم کے ساتھ میں حمایت کروں گا۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: سردار غلام مصطفیٰ خان ترین صاحب۔

سردار غلام مصطفیٰ خان ترین: جناب اسپیکر میں جعفر خان مندوخیل صاحب کی اس بات کی تائید کرتا ہوں کہ اگر واقعی امن وامان سے یا دوسرے لحاظ سے ضلعوں کی ضرورت ہے لیکن امن وامان کے لحاظ سے ضلع بھی بہت بنے ہوئے ہیں لیکن آج تک امن وامان اسی طرح ہے۔ (مداخلت)

جناب میں اس ترمیم کے ساتھ جیسے جعفر صاحب نے کہا کہ جگہ بھی اضلاع کی ضرورت ہے جیسے میں جعفر صاحب کی تائید کرتا ہوں کہ اگر اس ترمیم کیساتھ اسکو پاس کیا جائے تو میں اسکی حمایت کرتا ہوں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: عاصم کر دیلو صاحب۔

میر محمد عاصم کرد: جناب اسپیکر صاحب یہ قرارداد ۱۹۹۱ء میں جناب یہ قرارداد اسمبلی میں آئی تھی کریم نوشیروانی صاحب نے اس کو پیش کی تھی اپنے خاران کے لئے اور مرحوم علی محمد نوٹیز کی صاحب نے بھی یہی قرارداد پیش کی تھی اس کے بعد جب ہم اس دور میں اسمبلی میں تھے یہ قرارداد پیش ہوئی تھی مگر اس پر جو قرارداد اسمبلی سے پاس ہوئی تھی اس پر عمل درآمد نہیں ہوا جناب اسپیکر بنیادی مسئلہ یہ ہے کہ جب تک میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ جب تک عوام کے بنیادی مسائل حل نہیں کئے جائیں یہ ضلع بڑھانے سے کوئی فرق نہیں پڑے گا جناب جہاں ایڈمنسٹریشن کی گفت مضبوط ہوگی تو وہاں ترقی ہوگی محفوظ ہوگی اگر ایڈمنسٹریشن صحیح ہو کر پٹ نہ ہو ایماندار ہو صحیح ہے مگر آج کل ہم حالات دیکھ رہے ہیں کہ ایڈمنسٹریشن صرف کچھ ایماندار آفیسر ہیں جو صحیح کام کر رہے ہیں باقی سب آپ کے سامنے ہیں اور اس وقت بلوچستان میں پہلے سے ۲۶ اضلاع ہیں اگر اس کے لئے ایک کمپنی بنائی جائے کہ وہ اس چیز کی چھان بین کری کہ آبادی کے لحاظ سے یا رقبے کے لحاظ سے کہ آیا جو پہلے اضلاع بنے ہوئے ہیں یہ آبادی کے لحاظ سے بنے ہیں جیسے جعفر خان نے کہا کہ کچھ پولیٹیکل لحاظ سے بھی بنے ہیں میرے خیال میں جو پولیٹیکل گراؤنڈ پر بنے ہیں ان کو کنسل کیا جائے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: جناب مولانا عبد الواسع صاحب۔
 مولانا عبد الواسع (وزیر جنگلات): جو قرارداد پیش ہوئی ہے اور اس قرارداد پر بحث ہو رہی ہے میں نہیں سمجھتا ہوں کہ یا وہاں حسب اختلاف کے ساتھی اور یہاں ہمارے حسب اقتدار کے ساتھی مختلف تقریریں کر رہے ہیں کوئی حمایت کوئی مخالفت لیکن میں اس کو اس قرارداد اور ایسی باتیں حمایت یا مخالفت عوام کو بے وقوف بنانے کے مترادف سمجھتا ہوں اور کچھ بھی نہیں ہے۔ جناب اسپیکر! آج جس فلور پر کچھ دوستوں نے اس قرارداد کی حمایت کر دی۔
 سردار غلام مصطفیٰ خان ترین: پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب والا مولوی صاحب نے عوام کو بے وقوف کہہ دیا یہ اپنے اس
 مولانا عبد الواسع (وزیر جنگلات): آپ بے وقوف بنا رہے ہیں میں نہیں بنا رہا آپ

بے وقوف بنانے کی کوشش کر رہے ہیں۔

سردار غلام مصطفیٰ خان ترین: نہیں نہیں۔ بس ٹھیک ہے چلو ٹھیک ہے۔

مولانا عبد الواسع (وزیر جنگلات): میں کہتا ہوں کہ اس کے مترادف ہے تو آپ لوگ

عوام کو بے وقوف بنا رہے ہیں کہ کل اخبارات میں آجائے ایک بڑی سرخی لگ جائے کہ فلاں ضلع کی

قرارداد فلاں ضلع بنانے کی قرارداد منظور ہو گئی ہے تو سب کو معلوم ہے کہ مرکزی گورنمنٹ نے اس پر

پابندی بھی لگا دی ہے پہلے سے لگی ہوئی پابندی ہے جب تک مرکزی حکومت نے نواز شریف نے یہ

پابندی نہیں ہٹائی ۱۰۰ قرارداد آپ پاس کریں اور ۱۰۰ ضلع کے.....

میر عبد الکریم نوشیروانی (وزیر): مرکزی حکومت نے صرف حلقوں پر پابندی لگائی ہے کہ

کوئی نیا حلقہ آپ نہیں بناؤ.....

جناب ڈپٹی اسپیکر: آپ پوائنٹ آف آرڈر پر بولیں تقریر میں مداخلت نہ کریں۔

مولانا عبد الواسع (وزیر جنگلات): گزارش یہ ہے جناب اسپیکر؟

جناب ڈپٹی اسپیکر: جی؟

مولانا عبد الواسع (وزیر جنگلات): یہ صرف اخبارات کی شد سرخیاں بنانے کی تو ہو سکتی

ہیں لیکن نہ چاغی اس وقت اگر مرکزی گورنمنٹ یہ پابندی ہٹا بھی لی جائے تو اس وقت آپ کی صوبائی

گورنمنٹ اس پوزیشن میں نہیں ہے کہ کوئی نیا ضلع کے اخراجات بلکہ وہ پرانے ضلعوں کے جو بنے

ہوئے ہیں ضلع ان کے اخراجات آپ اخبارات میں دیکھتے رہے ہیں کہ ہمارے پاس تنخواہ کے پیسے

نہیں ہیں، ہمارے وزیر خزانہ اور ہمارے چیف منسٹر روزانہ ہر مہینے میں جاتے ہیں وہاں اسلام آباد میں

تنخواہ کے پیسے ریلیز کرنے کے لئے اور ان کی پیدا کرنے کے لئے۔ اب یہ جو چار پانچ چھ سات

دنوں کی لسٹ آگئی تو صرف اخبارات کی شد سرخی بن سکتی ہیں اگر اس سے عوام کی تسلی ہو سکتی ہے تو میں

چھہ کی بجائے سات ضلعوں کی حمایت کرتا ہوں کہ ہر ایک گھر پر ضلع بن جائے، اگر نہیں ہو سکتے ہیں تو

خدا عوام کو بے وقوف نہ بنایا جائے اور اس کو چھوڑ دیں یہاں جب تک ہم اس پوزیشن میں آجائیں

ہماری حکومت اس پوزیشن میں آجائے.....

حاجی علی محمد نوٹیز کی: پوائنٹ آف آرڈر.....

مولانا عبد الواسع (وزیر جنگلات): تو پھر انشاء اللہ بن جائے گا۔

حاجی علی محمد نوٹیز کی: پوائنٹ آف آرڈر جناب اسپیکر۔

مولانا عبد الواسع (وزیر جنگلات): آپ بیٹھ جائیں.....

حاجی علی محمد نوٹیز کی: پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب مولوی صاحب فرما رہے ہیں وزیر اعظم

..... اس وقت آپ بھی انٹر مینگل کی گورنمنٹ میں ان کے ساتھ تھے آپ نے کیوں بنایا ڈویژن؟

مولانا عبد الواسع (وزیر جنگلات): آپ ذرا بیٹھ جائیں آپ ذرا تشریف رکھیں میں وہ

جواب دیدوں گا۔

حاجی علی محمد نوٹیز کی: جناب آپ نے بنایا ہے۔

مولانا عبد الواسع (وزیر جنگلات): اس پر بھی آ رہا ہوں۔

حاجی علی محمد نوٹیز کی: آپ نے بنایا ہے نوٹیفیکیشن کیا ہے اس میں آپ بھی ان کے ساتھ بیٹھے

ہوئے تھے۔ (ایوان میں شور)

مولانا عبد الواسع (وزیر جنگلات): جناب اسپیکر! یہ فلور، اس فلور پہ اور اس ہاؤس میں،

میں نے شیرانی ضلع کے لئے قرارداد و مرتبہ پیش کر دی لیکن جب اس وقت کی حکومت کی حالت اس

سے ۱۰۰ گنا بہتر تھی اب کی جو موجودہ صورتحال ہے وہ آج کل جو پاکستان کے پورے بحران کی کیفیت

ہے اور اس وقت کے حالات بہت بہتر تھے لیکن پھر بھی صوبائی حکومت نے اس کو مسترد کیا اور اسی بنیاد

پر کہ ہم اس پوزیشن میں نہیں ہیں تو آج میں جعفر خان صاحب سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ آج آپ

شیرانی ضلع کا ذکر کر رہے ہیں تو اس وقت جب گمسی کے دور حکومت تھی اور ایک ہی ضلع کی قرارداد آگنی

تو اس وقت تو حکومت جب اس حالت سے بہتر بھی تھی لیکن انہوں نے کہا کہ حکومت یہ پوزیشن نہیں

رکھتی کہ وہ کوئی نیا ضلع بنائے تو آج بھی میرے خیال میں نہ بن سکتا ہے اور نہ بنایا جاسکتا ہے۔ تو خدا را

اس قرارداد کو اسی طریقے پر چھوڑ دین جب ہم اس پوزیشن میں آجائیں تو پھر انشاء اللہ عوام کے لئے ہم ویسے خدمت کے لئے آئے ہیں اور خدمت کرتے رہیں گے۔ شکر یہ جناب اسپیکر۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: جی جناب فائق علی صاحب۔ (تذکرہ ص ۱۰۸)

میر فائق علی جمالی (وزیر لیبر): جناب اسپیکر اس قرارداد کی جناب اسپیکر میں حمایت تو

نہیں کروں گا یہ ضرور کروں گا کہ جیسے کہ ضلع جعفر آباد ۱۹۸ء وجود میں آیا تھا تو اس وقت سب

بھائیوں کا یہی اصرار تھا کہ جناب ضلع بنائے جائیں تاکہ غریب عوام کے مسئلے مسائل حل ہوں۔

جناب اسپیکر ضلع بنانے سے غریب عوام کے مسئلے مسائل حل نہیں ہوتے بلکہ گورنمنٹ پر اور بھی بوجھ

بڑھ جاتا ہے میری یہ تجویز ہوگی اپنے معزز رکن سے واقعی ضلع چاہنی بہت بڑا ضلع ہے اس صوبہ کا اور

خاران بشمول اور یہی عرض کروں گا جیسے کہ پیکیج دیا گیا ہے ایٹمی دھماکے کے حوالے سے ۱۰ کروڑ روپیہ

بجائے ترقیاتی کام ہونے کے یہ تو مولانا صاحب میں کہوں گا ہمارے ہی بھائی ہمارے ہی ساتھی اپنے

من پسند لوگوں کو ایک جیسے کہ میرے معزز رکن نے فرمایا کہ ایک بندے کے بقول حلی محمد صاحب نے

کہ ایک بندے کو ۱۵ ٹیوب ویل اور ۱۰ ہزار گھنٹے دیئے گئے بجائے یہ صرف دینے کے اگر واقعی ان کو

مشکلات درپیش ہیں تو میں یہی گزارش کروں گا کہ اسی فنڈ کو بذریعہ کمیٹی اگر ضلع کے لئے یہ

پیسہ divert کیا جائے تو بہتر ہے۔ اس حوالے سے میں یہی گزارش کروں گا کہ بجائے ترقیاتی کام

ہونے کے یہ تو اس ضلع میں خرچہ کر لیں تو بہتر ہو گا کہ اجتماعی مسئلے حل تو نہیں ہوں گے مطلب صوبائی

حکومت کے لئے اور بوجھ اور burden بڑھیں گی بجائے کہ یہ قرارداد منظور ہو اس کے لئے میں یہی

گزارش کروں گا کہ کمیٹی بنائی جائے اور کمیٹی بیٹھ کر اس مسئلے کا کوئی حل تلاش کرے اور یہ اس صورت

میں ہو سکتا ہے کہ اس صوبے کی مالی حالات قدرے بہتر ہوں۔ فی الحال میں یہی گزارش کروں گا اپنے

معزز رکن سے کہ کمیٹی کے ذریعے اس مسئلے کو اٹھایا جائے۔

میر عبدالکریم نوشیروانی (وزیر): پوائنٹ آف آرڈر جناب اسپیکر؟
جناب ڈپٹی اسپیکر: جی؟

جناب ڈپٹی اسپیکر: مالی مشکلات وہ آپ اس وقت گورنمنٹ سے کوئی فنانشلی ڈیمانڈ نہیں کر رہا ہے ان کی اپنی انکم وہ اپنی انکم میں اپنی مدد کے تحت خود ہی چلانا چاہتے ہیں جبکہ اس وقت ان کی اپنی پیداوار آپ پوچھ سکتے ہیں کہ اب تفتان کا چوگی اس وقت کروڑوں کے حساب سے ہے۔ یہ اپنے ضلع کو خود چلانا چاہتے ہیں اس کسٹمر کی تنخواہ ایک لاکھ بیس ہزار ہوتی ہے سال کا۔ (ایوان میں شور)

مولانا عبد الواسع (وزیر جنگلات): پرائیویٹ اگر پبلک ضلع کوئی بنانا چاہتا ہو جیسے پبلک اسکول وغیرہ.....

جناب ڈپٹی اسپیکر: جی۔

مولانا عبد الواسع (وزیر جنگلات): تو ٹھیک ہے حکومت سے منظوری لیں تنخواہ وہ اپنے گھر سے دے دیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: اور کوئی بولنا چاہے گا؟

شیخ محمد جعفر خان مندوخیل (وزیر): جناب اسپیکر؟

جناب ڈپٹی اسپیکر: جی۔

شیخ محمد جعفر خان مندوخیل (وزیر): جناب اسپیکر میں وضاحت کروں کریم صاحب کی یہ بات بالکل صحیح ہے کہ فنانشلی بوجھ نہیں پڑے گا لیکن فنانشلی پڑے گا۔

میر عبد الکریم نوشیروانی (وزیر): انکے پاس انکم تو already ہے۔ تفتان اپنے کو اسی ڈسٹرکٹ کو خود چلائے گی جبکہ ان کے already ای ڈی۔ سی کی ضرورت ہے اسٹاف already موجود ہے وہ سب ڈویژن ہے۔

میر فائق علی جمالی (وزیر لیبر): جناب اسپیکر؟

جناب ڈپٹی اسپیکر: آپ تو پہلے تقریر کر چکے ہیں۔

میر فائق علی جمالی (وزیر لیبر): اجازت ہو تو عرض کروں؟

جناب ڈپٹی اسپیکر: جی فائق جمالی صاحب ذرا وضاحت کریں گے پھر آپ بولیں۔

میر فائق علی جمالی (وزیر لیبر): جناب اسپیکر جب ایک ضلع بنتا ہے تو اس کے لئے اسٹاف مہیا کیا جاتا ہے سرکاری گاڑیاں ہوتی ہیں افسر ہوتے ہیں ڈپٹی کمشنر کی رہائش گاہ کا ہونا ضروری ہوتا ہے جو کہ ڈپٹی کمشنر کے ساتھ ملحقہ اسٹاف ہوتا ہے ان کے لئے بھی residential accommodation ہوتی ہے۔ تمام ڈپارٹمنٹس کا وہاں ہیڈ آف ڈپارٹمنٹس کے لئے وہاں آفس بنائے جاتے ہیں جتنے بھی ڈپارٹمنٹ ہوتے ہیں جب ضلع بنتا ہے تو ہر ڈپارٹمنٹ کا ضلعی دفتر وہاں موجود ہونا ضروری ہوتا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ میں گوش گزار ضرور کروں گا اپنے معزز رکن کو۔

میر عبدالکریم نوشیروانی (وزیر): جناب آپ ایک ڈی سی کا نوٹیفیکیشن کراہیں کوئی اسٹاف کی ضرورت نہیں ہے دلہندین سب ڈویژن ہے already جناب وہاں اسٹاف موجود ہے۔ میر فائق علی جمالی (وزیر لیبر): جناب ہم اس کی interfarance نہیں کر سکتے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: آپ ویسے کھڑے ہوتے ہیں جناب عبدالکریم صاحب آپ سے گزارش ہے کہ آپ یا پوائنٹ آف آرڈر.....

میر عبدالکریم نوشیروانی (وزیر): جناب آپ عوام کو انتظامی امور میں فائدہ دے سکتے ہیں انتظامی امور سے آپ دے سکتے ہیں اس کو.....

میر محمد عاصم کرد (گیلو): پوائنٹ آف آرڈر جناب اسپیکر صاحب؟

جناب ڈپٹی اسپیکر: جی؟

میر محمد عاصم کرد (گیلو): یہ ریڈری شیج آپس میں سب منسٹر اچھے ہوئے ہیں ان کا اپنا کوئی

understanding نہیں ہے ان کا کیا؟

جناب ڈپٹی اسپیکر: جی جی۔

شیخ محمد جعفر خان مندوخیل (وزیر داخلہ): جمہوریت ہے یہ جمہوریت میں اختلاف

رائے تو ہوتا ہے۔ اکثریت جس طرف جائے گی ہم اسی کے ساتھ جائیں گے جمہوریت میں اختلاف

رائے تو ہوتا ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: جی جی۔ ڈاکٹر تارا چند۔

ڈاکٹر تارا چند: جناب اسپیکر صاحب شکر یہ۔ جناب اسپیکر صاحب ہم حاجی علی محمد نوٹیز کی صاحبان کی قرارداد کی بھرپور حمایت کرتے ہیں اور ہم سمجھتے ہیں کہ وہاں بہت ہندو ہیں بہت مولانا صاحبان ہیں سب کی بھلائی کا کام ہے تو چونکہ آپ کو معلوم ہے اسپیکر صاحب کہ بلوچستان رقبے کے حوالے سے بہت بڑا صوبہ ہے اور یہاں پر جو صوبے میں رقبے کے لحاظ سے لوگوں کی آمدورفت میں بہت تکالیف ہوتی ہیں اور میں سمجھتا ہوں کہ جو حاجی صاحب کی قرارداد ہے وہ معقول ہے اتنے سارے وزراء صاحبان پر اتنا خرچ ہوتا ہے ادھر ایک آدھ ڈی۔ سی بیٹھ گیا تو میرے خیال میں کوئی پہاڑ نہیں گر جائے گا تو میرے خیال میں اور تو سب سے بڑی بات یہ ہے کہ اگر آپ practically دیکھیں تو یہ قرارداد منظور ہو جائے گی۔ تو یہ بھی نہیں ہوا کہ جی پرسوں جا کر وہاں پر ڈی۔ سی اور یہ sick انتظامیہ وہاں پر بیٹھ جائے گی۔ اس طرح کی قراردادیں ہم بہت سی منظور کرتے ہیں اگر یہ بھی ایک قرارداد منظور کر لی تو کوئی آسمان نہیں گر جائے گا تو میں حکومتی اراکین سے یہ اپیل کروں، گزارش کروں گا کہ ان کی حمایت کر دیں اس میں کسی کا کوئی نقصان نہیں ہے نہ خرچہ ہے مہربانی۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: اب تک جو میرے خیال میں تجاویز آئی ہیں ترمیم کے لئے جی جی؟ جی جی۔ مولانا امیر زمان صاحب۔

مولانا امیر زمان (سینئر وزیر): جناب اسپیکر قرارداد حاجی علی محمد نوٹیز کی صاحبان نے پیش کی ہے اور اس قرارداد پر مختلف آراء آچکے ہیں میں ایک اس حوالے سے گزارش کروں گا کہ جیسے جعفر خان صاحب نے کہا تھا کہ پہلے جو اضلاع بنے ہیں یقینی بات ہے کہ بلوچستان کی صورتحال جو ہے مالی پوزیشن جو ہے وہ انتہائی کمزور ہے یقیناً جو پرانے اضلاع بنے ہیں ان اضلاع میں انتظامیہ کی مشکلات ہیں کہ گاڑی نہیں ملتی ہے وائرلیس سیٹ نہیں ملتے بہت سی مشکلات ہیں تو مناسب یہ ہے کہ سب سے پہلے اگر مالی پوزیشن ٹھیک ہو جائے تو جو اضلاع بنے ہیں ان اضلاع کی جو ضروریات ہیں وہ کم از کم ہم سب پہلے اس کو پورا کر دیں تاکہ وہ اضلاع صحیح کام کر سکیں اور پھر اس کے بعد باقی اضلاع اگر ضرورت

جہاں بھی ان کی ضرورت ہے ہم بنادیں گے اور دوسری گزارش یہ کروں گا کہ جیسے حاجی صاحب نے کہا کہ ہمارے ضلع پر کوئی خرچہ نہیں آئے گا اور جتنا بھی خرچہ ہوگا وہ خود برداشت کریں گے ہمارے جو وہاں موجودہ چوگی کی آمدنی ہے وہ اتنی ہے کہ وہاں کے ڈی سی یا باقی ملازمین وغیرہ کے وائرلیس سیٹ یا باقی خرچہ ہم پورا کر سکتے ہیں تو میں سمجھتا ہوں یہ بات ٹیکنیکل طور پر صحیح نہیں ہے وہ اس لئے کہ اگر وہاں نوشکی کی چوگی انتظامیہ کے تمام ضروریات پورا کر سکتی ہے تو پھر میں سمجھتا ہوں کہ نوشکی سے بہتر گڈانی والے پورا کر سکتے ہیں اور مناسب یہ ہوگا کہ گڈانی والے یہ مطالبہ کریں کہ بھائی آمدنی اتنی ہے یا گوادر پورٹ کی آمدنی اتنی ہے یا مطلب باقی لوگ بھی کہیں گے کہ باقی دکی کی آمدنی اتنی ہے فلاں جگہ کی آمدنی اتنی ہے ہم اپنی آمدنی سے وہ پورا کر سکتے ہیں اور حاجی صاحب خود حکومت میں رہے ہیں وہ پیسے ایک دفعہ گورنمنٹ کے خزانے میں جمع ہوں گے اور اس کے بعد ضروریات کے مطابق اس کا تقسیم ہوگا چاہے وہ غیر ترقیاتی بجٹ میں ہو یا ترقیاتی بجٹ میں ہوگا۔ اس طرح تو نہیں ہو سکتا ہے کہ وہاں سے ایڈمنسٹریٹر کہہ دے کہ ڈی سی کی تنخواہ میں نے یہاں سے draw کرنا ہے یہ تو میرے خیال میں نہیں ہو سکتا۔ میں سمجھتا ہوں ایک بات جو انہوں نے کی ہے وہ شاید مناسب نہیں ہوگا پھر تو اگر اپنی آمدنی سے کوئی ضلع اپنے پیداوار سے اپنے ملازمین کا خرچہ پورا کر سکتا ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ ہمارا جو حب ہے یقیناً اس کی آمدنی سب سے زیادہ ہے پھر مناسب یہ ہوگا کہ حب والے ڈویژن کا مطالبہ کریں کیونکہ وہ ایک کمشنر کی تنخواہ دے سکتے ہیں تو اس لیول سے میں گزارش یہ کروں گا کہ یہ شاید صحیح نہیں ہوگا اور ایک یہ بات آجائے کہ پرانے جو اضلاع ہیں اس کو ختم کیا جائے میں سمجھتا ہوں کہ پشتو میں ایک کہاوت ہے (خوشحال مرور آمد دے چے شے در کے بیازن و اٹلی) یعنی خوشحال آدمی کو ناراض کرنے کا ایک طریقہ یہ ہے کہ ایک چیز آپ دیں اور پھر واپس لیں میں سمجھتا ہوں یہ مناسب بات نہیں جو چیز دی گئی ہے چاہے وہ سیاسی اصولوں پر دی گئی ہے یا کوئی تناسب کی بنیاد پر دی گئی ہے وہ بھی اس کا حق بنتا ہے اب میں اس کے حق میں نہیں ہوں کہ اس کو واپس کیا جائے۔ جناب اسپیکر تیسری گزارش میں نے یہ کرنی ہے کہ کچھ ساتھیوں نے یہ گزارش کی تھی کہ وہاں پرویز اعظم نے

زرعی تکنیج کا اعلان کیا ہے وہ پیسے یہاں پر ٹرانسفر کئے جائیں اس طرح نہیں ہو سکتا جس مد کے لئے
 پیسے مخصوص ہیں وہ اسی مد پر خرچ ہوگا۔ وہ یہاں پر نہیں آ سکتا اسی طرح میں یہ بھی گزارش کروں گا کہ یہ
 بات بھی ہوگی کہ بھائی مردم شماری پر اضلاع کو تقسیم کیا جائے یا رقبے کی بنیاد پر تقسیم کیا جائے وہ الگ
 بات ہے کہ مرکزی حکومت نے ہمارے رقبے کی بنیاد پر فنڈز کا مطالبہ کیا ہے اس بات پر ہم آج بھی
 قائم ہیں لیکن مردم شماری کی بنیاد پر اضلاع نہیں بنتے بلکہ اضلاع جو ہیں وہ ضرورت کی بنیاد پر بنتے ہیں
 مردم شماری کی بنیاد پر حلقے بنتے ہیں انتخابی حلقے چاہے وہ قومی حلقہ ہو یا صوبائی حلقہ ہو وہ مردم شماری کی
 بنیاد پر بنتے ہیں اور ایک گزارش کرنی تھی کہ وزیر اعظم آف پاکستان میاں نواز شریف نے نئے اضلاع
 نئے سب ڈویژن پر پابندی لگا دی ہے جبکہ مجھے یاد پڑتا ہے کہ اختر کی حکومت جب بن گئی تو سب سے
 پہلے ہم نے یہ مطالبہ کا بینہ کے اجلاس میں رکھا تھا کہ جو نئے اضلاع بنے ہیں جیسے بولان ہے یا عبداللہ
 خان ہے یا اور اضلاع ہیں اس کے لئے اب سب ڈویژن کی ضرورت ہے کم از کم وہاں پر سب ڈویژن
 کھولا جائے چونکہ وہ سب ڈویژن نہیں وہ ایک سب ڈویژن پر چلتے ہیں تو وہاں پر سیکریٹری ایس اینڈ
 جی اے ڈی اور ہوم سیکریٹری اور ریونیو والوں نے وضاحت سے کہہ دیا کہ یہ مرکزی حکومت کا
 نوٹیفکیشن ہے یہ آپ نہیں بنا سکتی تو اس نوٹیفکیشن کے حوالے سے وہ ساری کارروائی جو وہاں سے بن کر
 آئی ہوئی تھی وہ ساری کارروائی رک گئی وہیں پر تو اب اس قرارداد کی اگر حمایت کرتے ہیں ساتھی تو ہم
 بھی حمایت کرتے ہیں جن حضرات کا مطالبہ ہے جیسے دکی ضلع کے مطالبہ ترمیم آچکا ہے آپ کے پاس یا
 شیرانی ضلع کا مطالبہ ہے ترمیم آپ کے پاس آگئی گو اور کا مطالبہ ہے آپ کے پاس آگئی حاجی
 صاحب کا مطالبہ مند والوں کا مطالبہ ہے جو بھی مطالبہ ہے جو بھی ترمیمات ہیں اس کی ہم مخالفت نہیں
 کرتے واقعی ضرورت ہوں گی لیکن شرط اس کے ساتھ میں نے یہ لگانا ہے کہ اس کے ساتھ یہ ضروری
 ہے کہ پابندی ہٹ جانے کے بعد جب مالی پوزیشن ٹھیک ہو جائے تو جہاں بھی ضرورت ہے اور جو بھی

چاہتے ہیں وہاں پر اضلاع بنائے جائیں شکریہ۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: میرے پاس جو تحریری طور پر ترمیم آئے ہیں اس کے نتیجے میں آپ تک

پہنچا دوں کہ قرارداد میں اس طرح کی تبدیلی کی جائے پھر اس کے بعد ایوان کے سامنے پیش کی جائے اس کے بعد ایوان کی مرضی ہے وہ منظور کرتے ہیں یا مسترد کرتے ہیں ترمیم اس طرح ہے کہ قرارداد کے آخر میں یعنی سب عبارت کو ختم کرنے کے بعد نیز سب ڈویژن ہرنائی، سب ڈویژن ہسپی، جمہیل دکی، تحصیل شیرانی کو بھی اضلاع کا درجہ دیا جائے۔

میر عبدالکریم نوشیروانی (وزیر): ان کے لئے دوسری قرارداد لانا چاہئے ان کو اس قرارداد کے ساتھ نتھی نہ کریں جناب اسپیکر صاحب۔ اس قرارداد کو دہانے کے لئے یہ ترمیم انہوں نے move کیا ہے۔ انکو fresh قرارداد لانا چاہئے تھی۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: تحریری طور پر ترمیم میرے پاس آئی ہیں تو اب.....
مولانا امیر زمان (سینئر وزیر): جناب اسپیکر ترمیم کے ساتھ ہم متفق ہیں لیکن پابندی ہٹنے اور مالی پوزیشن درست ہونے کے بعد۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: ٹھیک ہے تو پھر اس میں پابندی کا بھی ذکر کرتے ہیں کہ پابندی ہٹنے کے بعد ٹھیک ہے۔ تو عبارت یوں ہو کہ لہذا یہ ایوان صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ وہ علاقے کے عوام کی مشکلات کو مد نظر رکھتے ہوئے ضلع چاغی کو دو اضلاع، ضلع چاغی اور نوشکی میں تقسیم کیا جائے، ضلع چاغی کا صدر دفتر دالہ بندین اور ضلع نوشکی کا صدر دفتر نوشکی ہو۔ نیز پابندی کا ذکر اس سے قبل کیا جائے لہذا یہ ایوان صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ پابندی ہٹنے کے بعد کہ وہ علاقے کے عوام کی مشکلات کو مد نظر رکھتے ہوئے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: اس کے لئے بعد میں مشترکہ قراردادیں لائیں۔ مورخہ ۳ فروری ۱۹۹۹ء کے منعقدہ اجلاس میں مشترکہ قرارداد نمبر ۶۴ منجانب عبدالرحیم خان مندوخیل اور سردار مصطفیٰ خان ترین صاحب پر بحث ہوئی۔ چونکہ بحث کافی ہو چکی ہے لہذا بحث کی تو ضرورت نہیں ہے رائے شماری کے لئے ہم قرارداد نمبر ۶۴ کو ایوان میں پیش کرتے ہیں۔

مولانا امیر زمان (سینئر وزیر): جناب اسپیکر صاحب میں اس کا تھوڑا سا وضاحت کرنا

چاہتا ہوں اور پھر محرک سے گزارش کرتے ہیں کہ اس قرارداد پر وہ زور نہ دیں صرف اتنی گزارش کروں گا تو مصطفیٰ خان ترین صاحب کو بھی معلوم ہے اس بارے میں اور اس بارے میں معلومات ہے واپڈا کے حوالے سے دو تین میٹنگ ہوئی ہیں ایک میٹنگ میں وہ بھی شریک تھے کہ اس حوالے سے ہم نے میٹنگ کر دی ہمارے واپڈا کا جو چیئرمین ہے اور یہاں کونسل کا ہے ان کا جو رویہ ہے وہ بہت اچھا رویہ ہے بلوچستان کے ساتھ رکھتے ہیں ہم ان کے مشکور ہیں اور اس حوالے سے ایک دو کمیٹی بنی ہے ایک کمیٹی زمینداران کی ہے جو چیئرمین اور اس کے ساتھ جائیں گے وزیراعظم سے ملیں گے اس کے لئے کوئی حل نکالنے کے لئے اور ایک کمیٹی ہمارے ایم پی اے کا ہوگا حکومتی ارکان بھی اس میں ہیں تو کوشش ہم یہ کریں گے کہ ۱۸ یا ۱۹ تاریخ کو وزیراعظم سے ہماری ملاقات ہوگی ہم نے ریکوریسٹ بھیجی ہے اور امید یہ ہے کہ اس پر ملاقات ہو جائے گی اس مسئلے پر ہم وزیراعظم کے ساتھ بیٹھ جائیں گے بلوچستان کے مخصوص حالات کو مد نظر رکھتے ہوئے ہم اس کے ساتھ جو تمام تفصیل ہیں اس وقت بھی سی ایم ہاؤس میں میٹنگ جاری ہے اور وہ ساری تجاویز بنا رہے ہیں کہ وزیراعظم کے سامنے یہ تجاویز رکھ دیں گے کہ اس طرح بلوچستان کے ساتھ تعاون کیا جائے تو اگر کمیٹیوں کے حوالے سے زمیندار اور..... اور آج تین بجے بھی میٹنگ ہے تو اگر اس حوالے سے مسئلہ حل نہیں ہوا تو پھر وزیراعلیٰ صاحب نے کہا ہے کہ اس مسئلے پر ہم خصوصی طور پر اسمبلی کا اجلاس بلا کر اس کے لئے کوئی لائحہ عمل آئندہ کے لئے ہم طے کریں گے تو میں سمجھتا ہوں کہ اس وضاحت کے بعد محترم رکن سے میں گزارش کروں گا کہ وہ قرارداد پر زور نہ دیں جب تک یہ دو کمیٹی وزیراعظم سے مل رہی ہیں اور وہاں سے رپورٹ آ جائے تو پھر اسمبلی کا اجلاس اگر نہ ہو سکا تو بلا لیں گے اس کے بعد میں گزارش یہ کروں گا کہ اس قرارداد پر زور نہ دیں۔

سردار غلام مصطفیٰ خان ترین: جناب اسپیکر سینئر وزیر کی اس یقین دہانی پر اس فلور پر حقیقت یہ ہے کہ یہ ہمارا ذاتی مسئلہ نہیں ہے یہ سارے صوبے کا مسئلہ ہے تو اس پر انہوں نے جو یقین دہانی کرائی کہ وزیراعظم سے بات چیت کے بعد اگر یہاں کے مطالبے مانے گئے تو ٹھیک ہے نہیں مانے گئے تو ایک وہ اسپیشل خاص اس مقصد کے لئے اجلاس بلائیں گے اور اس میں آخری فیصلہ کیا جائے گا تو

اس یقین دہانی کے ساتھ میں اس تحریک پر زور نہیں دیتا ہوں۔
جناب ڈپٹی اسپیکر: سینئر منسٹر صاحب کی یقین دہانی پر جناب مصطفیٰ خان ترین صاحب نے
قرارداد واپس لی تو لہذا اسمبلی کے آئندہ اجلاس کے لئے اس کو رکھ لیتے ہیں موخر کر دیتے ہیں اب موخر
کر دیتے ہیں کیا رائے ہے آپ کی۔

مولانا امیر زمان (سینئر وزیر): جناب اسپیکر خدا نخواستہ یہ مسئلہ اگر لمبا ہوا تو پھر حزب
اختلاف..... یہ تو ایک کا مسئلہ نہیں ہے سب کا مسئلہ ہے تو قرارداد ہوگی ختم تو یہ پھر ہم بیٹھ کے ایک
مشترکہ قرارداد بنا لیں گے اس پر اجلاس میں بیٹھ کر ہم سب بحث کر لیں گے اس کے بعد جو بھی فیصلہ
طے ہوا اس پر عمل درآمد کریں گے۔

سردار غلام مصطفیٰ خان ترین: جناب اسپیکر ایک بات ہے کہ انہوں نے فلور پر وعدہ کیا کہ
اگر وزیر اعظم نے نہیں مانا تو وہ ایک اسپیشل اجلاس بلا کر اس قرارداد کی پھر حمایت کریں گے اس لئے
اس پر ہم زور نہیں دیتے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: محرک نے اپنی قرارداد پر زور نہیں دیا۔
مولانا امیر زمان (سینئر وزیر): جناب اسپیکر اگر اجازت ہو میں معزز رکن کو یہ کہہ دوں گا
کہ یہ قرارداد جو آپ نے ابھی پیش کی ہوئی ہے اس قرارداد کی اسی یقین دہانی کے بعد میں سمجھتا ہوں
کہ وہ زور نہیں دے گے جب ہم اسپیشل اجلاس بلا لیں گے اس پر پھر حزب اختلاف اور اقتدار واپس
میں بیٹھ کر ایک مشترکہ قرارداد بنا کر اس پر پھر ہم چلیں گے انشاء اللہ تو اب جب ہم ایک مشترکہ لائحہ عمل
ہم بنا دیں گے اور قرارداد ہوگا اور پھر جو بہر صورت ہم سامنے رکھتے ہیں تو پھر میرے میں اس وقت اس
قرارداد کی ضرورت نہیں ہوگی کہ پھر یہ قرارداد ہم سامنے کر لیں گے میں سمجھتا ہوں کہ پھر اسی وقت جو
بھی پالیسی بنے گی اس پالیسی پر ہم قرارداد بنا لیں گے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: مصطفیٰ خان صاحب اس وقت پھر متفقہ کوئی لائحہ عمل کر لیتے ہیں۔
سردار غلام مصطفیٰ خان ترین: جناب اسپیکر اسی قرارداد کو ایجنڈا بنا کر اس پر بحث کیا جائے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: ٹھیک ہے ٹھیک ہے لہذا اب فی الحال انہوں نے قرارداد واپس لے لی۔
 جناب ڈپٹی اسپیکر: اب عبدالرحیم خان مندوخیل صاحب نے قرارداد نمبر ۶۱ پیش کی تھی لیکن پھر
 انہوں نے اسی قرارداد نمبر ۶۰ اب وہ چونکہ یہاں پر موجود نہیں ہے انہوں نے درخواست دی ہے تحریری
 طور پر کہ میرے آنے کے بعد پھر اسی سیشن میں اس کو دوبارہ پیش کر دیا جائے لہذا فی الحال اس کو موخر
 کیا جاتا ہے۔ اب اسمبلی کی کارروائی مورخہ ۱۵ فروری ۱۹۹۹ء بوقت ساڑھے تین بجے شام تک کے
 لئے ملتوی کی جاتی ہے۔ اسمبلی کی کارروائی ۳۵۔ اپر ختم ہوئی۔

(اجلاس ایک بجکر ۳۰ منٹ پر مورخہ ۱۵ فروری ۱۹۹۹ء ساڑھے تین بجے (سہ پہر)

تک کے لئے ملتوی ہو گیا۔)